



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

مسلک  
الناشد  
کاداعی

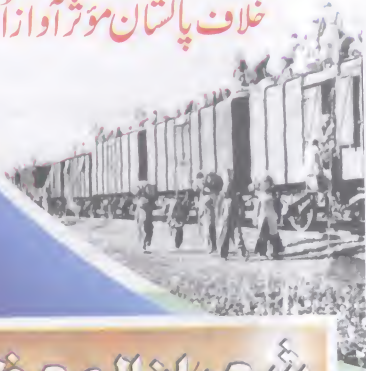
الناشد

مرکز جمعیت  
الناشد  
پاکستان  
کراچی

جلد: 47 | ۱۲ تا ۱۸ شعبان ۱۴۳۷ھ 20 تا 26 مئی 2016ء | شماره: 21

بنگلہ دیش

محبان پاکستان کی پھانسیوں کے  
خلاف پاکستان مؤثر آواز اٹھائے۔



پانامہ لیکس

سیاسی کشمکش اس طرح جاری رہی  
تو جو ڈیشل کمیشن نہیں بن سکے گا۔



امیر محمد شاہ جعفر

شعبان المعظم



عظمت و فضیلت پر  
مدلل گفتگو....

امام المحدثین  
محمد بن اسماعیل البخاری

حیات و خدمات ایک نظر میں!



رضاعی بہن سے نکاح.....!؟



قبولیت دعا کے آداب!؟



شرعی حجاب.....!؟

قرآن مجید  
میں مذکور  
ہی نہیں



## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

## اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قَالَ لَهُمُ اللَّهُ وَاجِدُوا سُبُلَكُمْ لِيَسْهُلَ لَكُمْ يَخْرِجَ مِنْكُمْ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (اس بات کو) اچھی طرح سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے، تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ، اور عاجزی اختیار کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ (الحج)

انسان کو روحانی بیماریوں سے نجات اور دل کو صحت مندر کھنے اور قلب سلیم کے لیے جن امور کی ضرورت ہے انہی میں سے ایک کا تذکرہ آیت مذکورہ میں ہے، یعنی اللہ کے لیے خشوع اختیار کرنا۔ اللہ کے سامنے عاجزی اختیار کرنے کا مطلب اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا۔ جبکہ مخلوق کے ساتھ عاجزی اختیار کرنے کا مطلب ان سے تواضع اور ہمدردی سے پیش آنا ہے۔ لفظ "اخبات" اپنے اندر تین معانی سموئے ہوئے ہے۔ استکبار اور غرور و نفس چھوڑ کر اللہ کے سامنے عاجز اختیار کرنا، اسی کی بندگی اور غلامی پر مطمئن ہو جانا اور پھر اسی کے فیصلوں اور تقدیر پر راضی ہو جانا۔ اس صفت کے پیدا ہو جانے سے انسان کا دل ہر وقت اللہ کے خوف سے کانپتا رہتا ہے اور جس شخص کے دل میں خوف خدا گھر کر جائے وہی تو قلب سلیم ہے اور اسی کے لیے خوشخبری ہے اور وہی جنت کا حقدار بھی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآخَبْتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (ہود)

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اپنے رب کے لیے عاجزی اختیار کی، یہی لوگ اہل جنت ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

ایمان اور عمل صالح اگر عظمت رب کے سامنے عاجزی کی صفت نہیں پیدا کر رہا تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس میں کمزوری اور سقم ہے، کیونکہ اللہ پر ایمان کی بدولت انسان اس کی قوت اور اقتدار کے سامنے تذلل اور انکساری اختیار کرتا ہے۔ اپنے دل میں اس کی محبت، اس کا خوف اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہوئے ہر مشکل گھڑی میں اسی کی طرف لوٹتا ہے۔ انسان اپنے اندر اس صفت کو پیدا کر لے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسے انسان کی ہر معاملہ میں رہنمائی فرماتے ہیں، باطل قوتوں کے مقابلہ میں حق کی پہچان کا ملکہ عطا فرماتے ہیں:

﴿وَلْيَعْلَمِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ (الحج)

”وہ لوگ جو علم دیئے گئے جان لیں کہ بلاشبہ قرآن حق ہے، آپ کے رب کی طرف سے، وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اسی طرف جھک جائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔“

قلب سلیم کی اس صفت سے متصف ہونے کے لیے رسول اللہ ﷺ سے منقول دعا کرنا چاہیے جسے امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے:

[اَللّٰهُمَّ اِنَّا سَأَلْنَاكَ قُلُوْبًا وَّاَوَاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً فِي سَبِيْلِكَ]

”اے ہمارے رب! ہم آپ سے نرم، تیرے لیے عاجزی اختیار کرنے والا اور

تیری ہی طرف جھکنے والے دل کا سوال کرتے ہیں۔“

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

## فضیلت شعبان

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا."]. (متفق علیہ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کبھی پورا شعبان روزے رکھ کر گزارتے اور کبھی شعبان کے چند دنوں کے سوا پورا شعبان روزے رکھا کرتے تھے۔“

شعبان کا مہینہ بڑا بابرکت مہینہ ہے۔ اس ماہ میں لوگوں کے اعمال اللہ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ اسی بنا پر آپ ﷺ تقریباً پورا شعبان روزے رکھتے رہتے۔ اس خیال سے کہ جب میرے اعمال اللہ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔ آپ ﷺ خود تو شعبان کے مہینے میں کثرت سے نفلی روزے رکھتے تھے مگر امت کو تعلیم فرمائی کہ نصف شعبان تک نفلی روزے رکھ لیا کرو بعد میں نہ رکھو۔ اس کا سبب بھی بیان فرمادیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نفلی روزے رکھ کر کمزور ہو جاؤ اور رمضان کے فرض روزے نہ رکھ سکو۔ خاص طور پر آپ ﷺ نے استقبال رمضان کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے مگر ہماری قوم اس حکم کی مخالفت کرتی نظر آتی ہے۔ اکثر لوگ جو بڑے دیندار بھی ہیں استقبال رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ شعبان کی پندرہویں رات کو لوگوں نے شب براءت کا نام دیا ہے جبکہ حدیث کی کسی کتاب میں یہ نام پایا نہیں جاتا۔ شب براءت فارسی ترکیب ہے جس کا معنی ہے آزادی۔ یعنی بری ہونے کی رات۔ ایسا کوئی مفہوم قرآن و سنت سے ثابت نہیں البتہ لیلیۃ القدر کا ذکر موجود ہے یہ رات تمام راتوں سے افضل ہے۔

شب براءت اسلامی تہوار نہیں، صرف اتنی بات بعض روایات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی نصف رات یعنی پندرہویں رات کو اہل زمین پر خصوصی توجہ کرتا ہے اہل ایمان کو بخش دیتا ہے۔ کافروں کو توبہ کرنے کی مہلت دیتا ہے۔ شرک و کینہ اور بغض رکھنے والے کو معاف نہیں کرتا۔ شب براءت کو منانے میں جو کام ہمارے معاشرے میں کیے جاتے ہیں ان کا احادیث سے کوئی تعلق نہیں۔ مثلاً چراغاں کرنا، آتش بازی، طلوہ پوری کا اہتمام، نئے کپڑے پہننا، گھروں کی صفائی کرنا، مردوں کی روحوں کا گھروں کو آنا، شب بیداری کرنا، یہ سب کام شب براءت سے تعلق نہیں رکھتے۔ رات کی عبادت اور دن کے روزے والی روایت بھی ضعیف ہے اور نہ ہی کوئی خاص دعا حدیث سے ثابت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ نیک اعمال کی طرف راغب تھے اگر کوئی عمل ایسا ہوتا جس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوئی فائدہ ہونے کی توقع ہوتی تو وہ ضرور کرتے مگر اس رات انہوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو ہماری قوم کر رہی ہے یہ تمام من گھڑت رسومات ہیں ان سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

## خودکشی حرام ہے!

نوع انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ اسے اسلام کی دعوت دینا، امن وامان کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے عبادت خداوندی مقصود زندگی ہے۔ مسلمان کا ایمان ہے کہ دنیا دارالعمل ہے اور اخروی زندگی دارالجزاء ہے۔ لہذا مسلمان کو دارین میں کامیابی اور سرخروئی کے لیے دنیاوی زندگی کو اسلامی ضابطہ حیات کے مطابق گزارنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر وہ نعمت جیسے مال و دولت اور علم و آگہی کو دوسرے خواہشمند لوگوں میں بانٹنا اور اپنی ضروریات پر دوسرے مجبور مسلمان بھائی کی ضروریات کو ترجیح دینا اسلامی زندگی کا خاصہ ہے۔ رزق بانٹنے سے بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا۔ با دسائل مسلمان بخیل نہیں ہوتا۔ اگر معاشرے کا امیر طبقہ بخل سے کام لے گا تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسری قوم کو لے آئے گا اور وہ لوگ تمہاری طرح بخیل نہیں ہوں گے۔ دین تو آسان ہے اس میں کوئی تنگی نہیں۔ قرآن مجید میں حکم آیا ہے کہ ”نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق بناؤ“ وہی تمہارا مولا ہے پس اللہ تعالیٰ ہی اچھا کارساز ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔“ (الحج: ۷۸) افسوس کی بات ہے کہ مسلمان قرآنی اصولوں سے غافل ہو گئے۔ بے پرواہی اور آرام طلبی کو اوڑھنا پھونکا بنا لیا۔ نماز کی ادائیگی میں کوتاہی، زکوٰۃ کی ادائیگی میں لاپرواہی، امانت میں خیانت، بدعہدی، اشیاء میں ملاوٹ اور تجارت میں بددیانتی کو اپنا وطیرہ بنا لیا۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کی پاداش میں قوم سے اپنی نعمتیں سلب فرما لیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق بننے کے لیے ضروری ہے کہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ گناہوں کو چھوڑ کر اطاعت الہی کا رستہ اختیار کیا جائے۔

تاریخ شاہد ہے کہ پہلے جو قومیں تباہی سے دو چار ہوئیں ان پر کسی مرض یا وبا سے تباہی نہیں آئی بلکہ وہ اپنے اخلاق کی خرابی، دولت پرستی اور اخلاقی پستی سے تباہ ہوئیں۔ دور جدید کے سکارل بے شک مرض اور بیماری بتلائیں مگر اصل بیماری انسانیت کی اخلاقی پستی ہے۔ بات اخلاقی پستی کی ہے کہ آئے روز اخبارات میں خودکشی، جنسی بے راہروی، قتل اور دہشت گردی کی خبریں پڑھ کر ہر حساس انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے اور عبادت خداوندی اس کا بنیادی فریضہ ہے۔ ستم کی بات ہے کہ انسان اپنی ناجائز خواہشات کی تکمیل کے لیے انسان کو قتل کر دینا معمولی بات سمجھتا ہے اور بعض اوقات وہ اپنے غیر اخلاقی و غیر انسانی عزائم میں ناکامی اور شدید بیماری کی طوالت کی وجہ سے خودکشی پر اتر آتا ہے۔ یہ اقدام سراسر حرام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی کے مترادف ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَقْطَعُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾ کہ ”اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔“ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا بِلَايِدِكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ یعنی ”اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔“ اللہ تعالیٰ تو کسی کو اس کی قوت (برداشت) سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ یہ بھی فرمان الہی ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ ”تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرنے والا ہے۔“

خودکشی اور قتل نفس کی سزا کے بارے میں صحیح بخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ”نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کر لے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیش گرتا رہے گا اور جو زہر پی کر اپنے آپ کو ہلاک کرے تو اسے ہمیشہ دوزخ کی آگ میں اس کے ہاتھ میں زہر دے دے کر پلایا جائے گا اور جو کسی لوہے (کے تھیار) سے خودکشی کرے گا تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہو گا جس سے وہ دوزخ میں اپنے پیٹ پر ہمیشہ وار کرتا رہے گا۔“

جو شخص تنگی معاش یا مرض کی طوالت یا کسی امتحان میں ناکامی یا مالی خسارے وغیرہ ایسے ہی معاملات کی وجہ سے خودکشی کر کے دنیا سے نجات پا لیتا ہے درحقیقت اس نے اپنے آپ کو طویل عذاب کا ہدف بنا لیا ہے۔ ہوشمند اور صاحب بصیرت شخص غاصدی کے آگے کبھی سپر نہیں ڈالتا۔ وہ اللہ کی رحمت سے

مدیر اعلیٰ  
پیشہ انصاری  
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن وحدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام ومسائل
- 6 نیکی کے کاموں میں سبقت..... (خلعہ حرم)
- 9 ماہ شعبان
- 12 امام احمد شین محمد بن اسماعیل البخاری
- 16 تحفہ نسواں مل..... نقد و تجزیہ و مقابول
- 18 پاکستان یا بحر اٹلان..... اب آگے بڑھیے
- 19 یاد رفتگان..... حافظ محمد نجفی میر محمدی
- 21 طب و صحت
- 21 منزل کی تنہا ہے تو کرجد مسلسل
- 23 دعوہ اکیڈمی اسلام آباد کے ائمہ کی مرکز آمد
- 24 اخبار الجماد

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام  
اور ترسیل ذریعہ کے نام کی جائے

پتہ ہفت روزہ ”اہل تشدد“ چوک اہل تشدد

(العرفین چوک) 106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 / فکس: 042-37725525

E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون بھیجنے کے لیے

① میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

② لاوی U.B.L. اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ دی پی	650/- روپے
بیرونی نمائندگی	6000/- روپے
نی پرچہ	20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المسیر پرت ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھوڑا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ہرگز مایوس نہیں ہوتا۔ اس قسم کی خرابیوں کی آڑ میں پناہ کا خواہاں ہونے کی بجائے صبر و ہمت سے کام لیتا ہے اور زمانہ کی گردشوں کو خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس صبر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ امتحان میں ناکام ہونے والا آئندہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسہ کرنے والا تمام آزمائشوں میں صبر کرنے پر سرخرو ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ”اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

## پانامہ لیکس پر پوائنٹ سکورنگ اسی طرح جاری رہی تو جوڈیشل کمیشن نہیں بن سکے گا۔ پروفیسر ساجد میر الزام تراشی کے کھیل سے عوام میں سیاستدانوں پر بد اعتمادی بڑھ رہی ہے۔ روپڑی علماء کے وفد سے گفتگو

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پانامہ لیکس پر پوائنٹ سکورنگ اسی طرح جاری رہی تو جوڈیشل کمیشن نہیں بن سکے گا۔ الزام تراشی کے کھیل سے عوام میں سیاستدانوں پر بد اعتمادی بڑھ رہی ہے۔ پانامہ لیکس کا معاملہ جلد حل ہونا چاہیے، طول پکڑنے سے مسائل میں اضافہ ہوگا۔ قانون پر عمل کرنا سب پر لازم ہے اس لیے عدلیہ کو چاہیے کہ وہ فساد فریب اور الزام تراشی کی سیاست کے خاتمے کیلئے اپنا کردار ادا کرے۔ مرکزی دفتر میں روپڑی خاندان کے راہنماؤں مولانا عبدالغفار روپڑی اور مولانا عبدالوہاب روپڑی کی قیادت میں ملنے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ معاشرے میں عدم برداشت اور الزام تراشی کا کلچر فروغ پا رہا ہے۔ پوائنٹ سکورنگ کے نتیجے میں پانامہ پیپرز کی تحقیقات کیلئے جوڈیشل کمیشن کی تشکیل بھی اب ناممکنات میں شامل ہوتی نظر آ رہی ہے۔ الزام تراشی کی سیاست سے عدلیہ بھی سخت آزمائش میں پڑی نظر آتی ہے جو پانامہ پیپرز پر حکومتی اور اپوزیشن صفوں میں جاری الزام تراشی کی سیاست میں اپنا دامن بچا کر لے جانا چاہتی ہے۔ اس سیاست میں جوڈیشل کمیشن کے ذریعے بے لاگ احتساب کا عمل شروع ہونے کے امکانات معدوم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کسی سیاسی بحران سے بچنے کیلئے تمام قائدین کو جوڈیشل کمیشن کی تشکیل کی خاطر چیف جسٹس سپریم کورٹ پر مکمل اعتماد کا اظہار کر کے انکے ہاتھ مضبوط بنانے چاہئیں۔ جب اس ایشو پر تحقیقات کا آغاز ہوگا تو پھر سب کے بے لاگ احتساب کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ مولانا عبدالغفار روپڑی نے کہا کہ اپوزیشن کو اس ملک کی ترقی اور عوام کی خوش حالی کے منصوبے عزیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاک چین اقتصادی کوریڈور کو ناکام بنانے کی سازش کی جا رہی ہے، عالمی طاقتیں بھی چین کو گوارہ تک رسائی حاصل کرنے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں اس مشن میں اپوزیشن بھی پیش پیش نظر آ رہی ہے۔ وفد نے نسواں بل کو مسترد کرنے کے جرأت مندانہ موقف پر پروفیسر ساجد میر کے کردار کو سراہا اور کہا کہ دینی جماعتوں کے اتحاد سے ہی حکومت کو اسلام مخالف قانون سازی سے روکا جاسکتا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے قرآن و سنت کی نشر و اشاعت کے لیے روپڑی خاندان کی خدمات کو بھی سراہا۔ اس موقع پر حاجی عبدالرزاق، میاں محمود عباس اور ڈاکٹر عبدالغفور راشد بھی موجود تھے۔

## سیاسی یتیم حادثے کے انتظار میں ہیں، جمہوریت اور ملکی ترقی کے مخالف ناکام ہوں گے۔ پروفیسر ساجد میر جو لوگ سمجھتے ہیں کہ نواز شریف حکومت کے خلاف ماضی کی طرح پھر کوئی سازش کامیاب ہو جائے گی وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ نواز شریف حکومت کے خلاف ماضی کی طرح پھر کوئی سازش کامیاب ہو جائے گی وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ جمہوریت اور ملکی ترقی کا پھیر روکنے والے ناکام ہونگے۔ پانامہ لیکس پر اپوزیشن کے ٹی او آر بدینتی پر مبنی ہیں اور آئین و قانون سے بھی متصادم ہیں، اس لیے حکومت اور اسکی اتحادی جماعتوں نے انہیں مسترد کیا ہے۔ وزیر اعظم پر کوئی دباؤ نہیں وہ ہمیں پر اعتماد نظر آئے۔ گزشتہ روز وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کے بعد مرکزی دفتر میں میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ نواز شریف کے ہر دور اقتدار میں انکے خلاف سازشیں ہوتی رہیں۔ اب بھی سازشیں اور حملے جاری ہیں مگر اس بار سازشیوں کو شکست ہوگی۔ وزیر اعظم پانامہ لیکس پر وضاحت پارلیمنٹ میں نہیں دیں گے ان کے بچے کمیشن کے سامنے پیش ہونگے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ احتساب پر سب متفق ہیں اور چیف جسٹس کی سربراہی پر بھی سب کا اتفاق ہے۔ احتساب پسند اور ناپسند کی بنیاد پر نہیں بلکہ بلا تفریق ہوتا ہے۔ حکومتی ٹی او آر میں سب کے احتساب کی بات کی گئی مگر اپوزیشن صرف نواز شریف کا پہلے احتساب چاہتی ہے۔ جبکہ نواز شریف نے راہ فرار کی بجائے اپنے خاندان سمیت خود کو احتساب کے لیے پیش کیا ہے۔ اتحادی جماعتوں کے اجلاس میں یہ فیصلہ بھی ہوا کہ وزیر اعظم پارلیمنٹ کی بجائے احتساب کمیشن میں وضاحت کریں گے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ اس ملک میں سب سے زیادہ سیاستدانوں کا احتساب ہوا۔ وہ عوام اور اداروں کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ انہیں جیلوں میں ڈالا گیا، جلاوطن کیا گیا، مقدمات بنائے گئے مگر کچھ بھی نہیں نکلا۔ احتساب سے کسی کو انکار نہیں مگر اس کی آڑ میں ہمیشہ جمہوریت کو نشانہ بنایا جاتا رہا۔ آمرانہ قوتوں نے ہمیشہ سیاستدانوں کی لڑائیوں سے فائدہ اٹھایا۔ اب بھی بعض سیاسی یتیم کسی حادثے کے انتظار میں ہیں مگر اس بار ان کے خواب پورے نہیں ہوں گے۔ تمام ادارے اپنی حدود میں رہ کر کام کر رہے ہیں۔



جناب  
مولانا  
حافظ  
ابو محمد عبدالستار احمد  
مرکز الدراسات الاسلامیہ  
مدینہ کائنات میان چٹان لاہور پاکستان  
فون: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: hammad3316@yahoo.com

# احکام و مسائل

## شرعی حجاب

**سوال** شرعی حجاب کیا ہے؟ میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے خاندانی روایات کے مطابق وہ اپنے بہنوئی سے پردہ نہیں کرتی، اس کا کہنا ہے کہ چہرے کا چھپانا شرعی حجاب سے خارج ہے۔ نیز وہ بہنوئی سے پردہ کرنا ضروری خیال نہیں کرتی، اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

**جواب** شرعی حجاب کا مطلب یہ ہے کہ عورت ان تمام اعضاء کو ڈھانپ کر رکھے جن کا چھپانا شریعت نے ضروری قرار دیا ہے، جن اعضاء کو ڈھانپنا ضروری ہے ان میں چہرہ برسر فہرست ہے کیونکہ چہرہ ہی فتنے اور رغبت کا محل ہے۔ اس بناء پر عورت کا اجنبی لوگوں سے اپنا چہرہ چھپانا شرعی حجاب ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایام حج میں قافلے ہمارے پاس سے گذرتے تھے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حالت احرام میں ہوتی تھیں جب وہ ہمارے قریب آتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنی چادر اپنے سر سے لٹکا کر چہرے پر ڈال لیتی اور جب وہ گذر جاتے تو ہم اپنے چہروں سے چادریں اوپر کر لیتیں۔ (ابوداؤد الماسک: ۱۸۳۳)

نیز فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حالت احرام میں اپنے چہرے ڈھانپا کرتی تھیں اور سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بھی ہمارے ساتھ ہوتی تھیں۔ (موطا امام مالک: ج ۱ ص ۳۲۸) مستدرک حاکم میں ہے کہ ہم مردوں سے اپنے چہروں کا پردہ کرتی تھیں۔ (مستدرک حاکم: ج ۱ ص ۴۵۴)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرے کا پردہ ضروری ہے اور یہ شرعی حجاب میں شامل ہے کتاب و سنت اقوال صحابہ اور اقوال علماء اسلام سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مردوں کے سامنے عورت پر تمام جسم اور چہرے کا پردہ واجب ہے۔ نیز بہنوئی بھی غیر محرم ہے اس سے پردہ بھی ضروری ہے خواہ خاندانی روایات اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔ ہمارے لیے تو حجت شریعت ہے اس کے لیے اپنی خاندانی روایات کو چھوڑا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اظہار زینت کی اجازت صرف محرم رشتے داروں کے سامنے دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے سامنے۔“ (النور: ۲۴)

اس آیت کریمہ میں ان محرم رشتے داروں کی فہرست ہے جن کے سامنے عورت اپنی زینت کا اظہار کر سکتی ہے ان میں بہنوئی نہیں ہے لہذا اس سے بھی پردہ کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

## سر کو کھلا رکھنے کا قانون

**سوال** میں ایک ایسے ملک میں رہائش پذیر ہوں جہاں عورتوں کو پردہ کرنے اور خاص طور پر سر ڈھانپنے سے روک دیا گیا ہے عدم تعمیل کی صورت میں سکول سے اخراج اور ملازمت سے برخاستگی ہو سکتی ہے ایسے حالات میں ہمیں کیا حکم ہے؟

**جواب** ایسا ملک جہاں عورت کی چادر اور چار دیواری کا تحفظ نہ ہو وہاں سے ہجرت کر کے کسی ایسے ملک میں رہائش رکھی جائے جہاں اس قسم کے سیاہ قانون نہ ہوں۔ بلاشبہ حکمرانوں کی اطاعت ضروری ہے جیسا کہ درج ذیل آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے: ”اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کا کہا مانو اور اپنے اولی الامر کی بھی بات مانو۔“ (النساء: ۵۹)

اس آیت کریمہ میں ”اولی الامر“ سے مراد ملک کے حکمران ہیں لیکن ان کے لیے فعل امر ”اطیعوا“ ذکر نہیں فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے تابع ہے اگر ان کا حکم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مخالف ہو تو اس صورت میں ان کی بات سننے اور عمل کرنے کے ہرگز لائق نہیں۔ اس کی مزید وضاحت رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی سے بھی ہوتی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں: ”خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔“ (مسند احمد: ج ۵ ص ۶۶)

ہمارے رجحان کے مطابق ایسے ملک میں رہائش رکھنا ہی درست نہیں جہاں کتاب و سنت سے متصادم قوانین ہیں ایسے حالات میں کسی دوسرے ملک میں رہائش رکھ لی جائے اگر وہاں رہنا ناگزیر ہو تو حتی المقدور کتاب و سنت پر عمل کیا جائے یہ قانون گھر سے باہر نکلتے وقت ہوگا عورتیں اپنے گھروں میں رہیں۔ باقی رہی تعلیم تو ایسی تعلیم کے حصول سے اجتناب کرنا چاہیے جس کے لیے کسی گناہ کا ارتکاب کرنا پڑتا ہو۔ عورتوں کے لیے اتنی تعلیم ہی کافی ہے جس کی دنیوی اور دینی طور پر انہیں ضرورت ہو اتنی تعلیم گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے لیے ایسے سکول میں داخل ہونا جہاں شریعت کی مخالفت کی جاتی ہو اس سے گریز کیا جائے۔ بہر حال ناجائز کاموں میں حکمرانوں کی اطاعت ضروری نہیں ملازمت کا بہانہ بنا کر شریعت کی خلاف ورزی کرنا ہمارے نزدیک عذر لنگ ہے۔ واللہ اعلم!

## قبولیت دعا کے آداب

**سوال** میں نماز میں جگہ ادا کرتی ہوں، لیکن مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی، بارہا ایسا تجربہ کیا ہے، نماز کے بعد میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں، لیکن وہ شرف قبولیت سے محروم رہتی ہے، اس سلسلہ میں میری رہنمائی فرمائیں۔

**جواب** دعا کے سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ دعا بذات خود عبادت ہے اور اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، دعا کا نتیجہ اگر سامنے نہ آئے تو عبادت رائیگاں نہیں ہوتی، دعا کی قبولیت کے چند ایک مدارج حسب ذیل ہیں:

- ❖ تقرب الہی کے ساتھ وہ شرف قبولیت سے نوازی جاتی ہے اور اس کا مقصد مل جاتا ہے۔ ❖ مقصود نہیں ملتا بلکہ دعا کی برکت سے کسی شر یا مصیبت کو دور کر دیا جاتا ہے۔
- ❖ اس دعا کے اجر و ثواب کو روز قیامت کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے ہاں محفوظ کر لیتا ہے۔ (اس کی صراحت ایک حدیث میں بھی ہے۔) (مسند احمد: ج ۳ ص ۱۸)
- ❖ بہر حال جو انسان ایمان و یقین کے ساتھ اللہ سے دعا کرتا ہے وہ کسی خسارے میں نہیں رہتا، البتہ شرف قبولیت کے لیے کچھ آداب و شرائط حسب ذیل ہیں:
- ❖ قبولیت کی امید کے ساتھ دعا کرنا چاہیے۔ اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا جائز نہیں۔ ❖ دعا کرتے وقت حد سے تجاوز نہ کرے اور ایسی دعا نہ کرے جو شرعاً جائز نہ ہو۔
- ❖ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کی جائے کیونکہ ایسی چیزیں شرعاً حلال نہیں ہیں۔ ❖ دعا کرتے وقت کسی قسم کی بدعتیہ گئی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔
- ❖ دعا کرنے والے کا لباس اور کھانا پینا مال حلال سے ہو، مال حرام بھی قبولیت دعا کے لیے رکاوٹ کا باعث ہے۔
- ❖ قبولیت دعا کے لیے ایسے اوقات کا انتخاب کیا جائے جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے صراحت کی ہے کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:
- ❖ اذان اور اقامت کے درمیان ❖ بارش کے وقت ❖ فرض نماز کے بعد ❖ دورانِ عبادہ
- ❖ خاص طور پر رات کے آخری حصہ میں بھی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، تہجد کا اہتمام کیا جائے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ واللہ اعلم!

## رضائی بہن سے نکاح

**سوال** میری ایک لڑکی سے شادی ہوئی، تقریباً ہم اکٹھے رہے ہیں اب پتہ چلا ہے کہ میں نے بیوی کی بہن کے ساتھ اس کی ماں کا دودھ پیا ہے، ایسے حالات میں کیا میری بیوی میرے لیے حرام ہے؟

**جواب** ہمارے ہاں برصغیر میں بچوں کو دوسری عورتوں سے دودھ پلانے کے متعلق مختلف حالات ہیں، اہل عرب کی ایک ضرورت تھی کہ وہ اپنے بچوں کو دیہاتی ماحول میں رکھتے اور وہاں کی دیہاتی عورت سے دودھ پلاتے جبکہ ہمارے ہاں اس قسم کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اتفاق سے کسی دوسری عورت سے دودھ پینے کا واقعہ پیش آ جاتا ہے، تاہم دودھ پلانے کے متعلق درج ذیل حقائق کو سامنے رکھنا ہوگا:

- ❖ دودھ پینے کی وجہ سے جو حرمت ثابت ہوئی ہے وہ دو چیزوں پر موقوف ہے:
- ا) دودھ بچے کی عمر دو سال مکمل ہونے سے پہلے پلایا گیا ہو، دو سال کے بعد دودھ پینے کے احکام مختلف ہیں تاہم اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔
- ب) کم از کم بچے کو پانچ مرتبہ دودھ پلایا گیا ہو، ایک مرتبہ پینے کا مطلب یہ ہے کہ بچہ جب دودھ پینا شروع کرے تو اپنی مرضی سے چھاتی کو چھوڑ دے، ایک دو دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

❖ دودھ پینے والے بچے کا تعلق پلانے والی کے تمام رشتے داروں سے قائم ہو جائے گا یعنی پلانے والی عورت کا خاوند، پینے والے بچے کا باپ، خاوند کا بھائی، اس کا چچا، عورت کا بھائی، اس کا ماموں اور عورت کی اولاد بچے کے بہن بھائی متصور ہوں گے جبکہ عورت کا صرف اس بچے سے تعلق قائم ہوگا جسے اس نے دودھ پلایا ہے۔ اس کے باقی رشتے داروں کے ساتھ عورت کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

صورت مسئلہ میں اگر واقعی یہ ثابت ہو جائے کہ لڑکے نے اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ اس کی ماں کا دودھ پیا ہے۔ دودھ بھی ایک دو دفعہ نہیں بلکہ پانچ مرتبہ پیا ہے تو ایسے حالات میں فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں کیونکہ یہ نکاح صحیح نہیں۔ اسی طرح کا واقعہ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے پیش آیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کرا دی تھی۔ (بخاری، العلم: ۸۸)





# نگی کے کاموں میں سبقت

29 رجب 1437ھ / 6 مئی 2016ء

تاریخ

جناب حافظ یوسف سراج

تقریباً

جناب محمد اجمل بھٹی / جناب عاطف الیاس

سرم

مدینہ ایک آواز سن کر ڈر گئے تو سب دوڑے کہ آواز کا پتا کریں۔ دیکھا تو آپ ﷺ ان سے پہلے آواز کے متعلق دریافت کر چکے تھے اور واپس آتے ہوئے فرما رہے تھے: ”گھبرانے کی کوئی بات نہیں، گھبرانے کی کوئی بات نہیں“ آپ ﷺ گردن میں تلوار لیے سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی نگلی پیچھے پر سوار تھے۔“

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو سمندر کی طرح گہرا اور وسیع پایا۔ ”مشکل کاموں میں دلیری سے قدم بڑھاؤ“ مت کہو کہ بھلائی اور سر بلندی حاصل ہونا قسمت اور نصیب کی بات ہے۔

ایسی چیزوں میں پیچھے مت ہٹا کرو کہ جن میں کامیابی کا دار و مدار پیش قدمی پر ہے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی میٹھے پانی کے اسی چشمے سے سیراب ہوئے اور اسی کھیت کے پھلوں سے سیر ہوئے۔ صحابہ کرام کے متعلق سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں

کہ وہ بھلائی کی بے حد رغبت اور شوق رکھنے والے تھے۔ بھلا پیش قدمی میں کوئی شخص سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مقابلہ بھی کر سکتا ہے؟! انہوں نے دو مرتبہ اپنا سارا مال اللہ کے سپرد کر دیا، سیدنا اسامہ والا لشکر روانہ کیا اور مرتدوں سے جہاد فرمایا۔

بھلا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مرتبہ بھی کوئی پاسکتا ہے! ان سے تو شیطان بھی دور بھاگ جایا کرتا تھا۔ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ کون پائے! انہوں نے تو قرآن کریم کے نسخے تیار کرائے تھے! اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سرداری والے علی، بلند سرداری والے علی! وہ تو ایمان میں سبقت لیجانے والے تھے۔

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ! ان کے لیے تو جنت میں لگتے خوشے تیار ہیں!

اللہ اکبر! عزت اور کامیابی محنت ہی سے پائی

بھلا اتوال اور بہتر اعمال اپناؤ!

جب لوگ اچھے اخلاق کو مشکل سمجھنے لگیں تو تم انہیں اپنائے رکھو!

اے امت اسلامیہ! شریعت اسلامیہ نے اس عظیم خوبی کی قدر بڑھائی ہے، اسے فروغ دیا ہے اور اس کی تعریف فرمائی ہے۔ دیکھیے کہ شریعت اسلامیہ نے کتنے مقامات پر آگے بڑھنے والوں کو پیچھے رہنے والوں پر برتری عطا فرمائی ہے اور انہیں بہتر بتایا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالشَّيْقُونَ الشَّيْقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمَقْذُؤُونَ ۝﴾

”جو آگے والے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں۔ وہ

بالکل نزدیکی حاصل کیے ہوئے ہیں۔“

شریعت اسلامیہ نے اس عظیم خوبی کی قدر بڑھائی ہے، اسے فروغ دیا ہے اور اس کی تعریف فرمائی ہے۔ دیکھیے کہ شریعت اسلامیہ نے کتنے مقامات پر آگے بڑھنے والوں کو پیچھے رہنے والوں پر برتری عطا فرمائی ہے اور انہیں بہتر بتایا ہے۔

اللہ اکبر! بڑے اقدام کرنے والوں کی کتنی تعریف کی گئی ہے اور آگے بڑھنے کی کتنی ترغیب دلائی گئی ہے! قرآن کریم میں بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے والوں کو کتنے اچھے الفاظ میں یاد کیا گیا ہے! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ (البقرة: 148)

”تم نیکوں کی طرف دوڑو۔“

اے امت ایمان! بڑے اقدامات کرنے اور اعلیٰ وژن اپنانے کی شاندار مثال فخر انسانیت، عظمت کے شاہکار اور پاک ترین ہستی کی زندگی ہے۔

امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ بہترین انسان تھے، سب سے بڑھ کر سخاوت کرنے والے تھے اور سب سے دلیر تھے۔ ایک روز اہل

حمہ و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ جان رکھو کہ اللہ کا ڈر ہدایت اور فلاح کے متلاشیوں کا چراغ ہے اور حقیقی معنوں میں تقویٰ اختیار کرنے والا ہی کامیاب ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ وَيَعْتَقِدْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝﴾ (النور)

”جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کریں، خوف الہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں، وہی نجات پانے والے ہیں۔“

مسلمانو! شریعت اسلامیہ کے اصول و مبادی کو

توجہ کے ساتھ پڑھنے والے اور ان میں غور و خوض کرنے والے کو یہ بات با آسانی سمجھ آ جاتی ہے کہ شریعت اسلامیہ نے ہر مسلمان کی پاکیزگی کا خیال رکھا ہے۔ شریعت اسلامیہ کا مقصد یہ ہے کہ ہر مسلمان بلند مقام پر فائز ہو، بہترین اخلاق اور بلند صفات کا حامل ہو، تاکہ ترقی حاصل ہو، ہر شخص رہنما بنے اور بڑی بڑی امیدیں پوری کر سکے۔

شریعت اسلامیہ نے یہ کام بھلائی کی طرف بلانے اور قابل تعریف صفات اپنانے کی تلقین کے ذریعے کیا۔ شریعت نے ان صفات کی طرف اشارہ بھی کیا ہے اور عمل کرنے میں جلدی کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أُولَٰئِكَ يُسَبِّحُونَ فِي الْخَبَرَاتِ وَ هُمْ لَهَا سَبِّحُونَ ۝﴾ (الزمنون)

”یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔“

بھلا! اعمال ہی انسان کی حیثیت طے کرتے ہیں،

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بَقِيَ وَمَا يَقْوَمُ حَتَّىٰ يُغَيِّرَ مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ (الرعد: 11)

”کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے۔“

امت کے نوجوانوں کو سلام کہ جن میں امید ابھی زندہ ہے۔ جنہوں نے عمل کے ذریعے تاریخ رقم کی ہے۔ بہترین اعمال کے ذریعے امت کا مستقبل یہی تو سنوارتے ہیں، یہی تو امت کا فخر اور اس کے سر کا تاج ہیں۔

بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی امت کے معاملات سدھر جائیں اور وہ سیدھی راہ پر چل پڑے جبکہ اس نے فکری اور تہذیبی میدانوں میں وژن ہی متعین نہ کیا ہو اور اس کی بنا پر نسلوں کی تربیت ہی نہ کی ہو۔ لیکن اگر وژن متعین کر کے نسلوں کی تربیت کر لی جائے تو امت کو سر

جاسکتی ہے اور سر بلندی نصیب والے کو ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔

امام ابو ذہب بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں: ”جو نیت صاف رکھتے ہوئے اپنا مقصد حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے، حسب استطاعت محنت کرتا ہے اور جو چیز اس کے بس میں نہ ہو اس کے متعلق اللہ سے مکمل یقین کے ساتھ مدد، توفیق اور ہدایت کا سوال کرتا ہے کہ وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنا مقصد ضرور حاصل لیتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَجَاهِدُوا فِيْنَا لِكُفْرِهِمْ سُبُلًا ۖ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْغُثَيَيْنِ﴾ (العنکبوت)

”جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا ساتھی ہے۔“

بھلا ہو! پھر بھلا ہو! خیر کے کام شروع کرنے والے اور برائی سے رکنے اور روکنے والے کا۔ تباہی ہو! بربادی ہو! فتنے پھیلانے والے، برے کام شروع کرنے والے اور بھلائی کا دروازہ بند کرنے والے کے لیے۔

مسلمان بھائیو! یہ باتیں اس وقت کی جارہی ہیں کہ جب عقلوں کو اغوا کرنے والے کثرت سے پائے جاتے ہیں، جب فکری دہشت گردی کو فروغ دینے والے بکثرت نظر آتے ہیں جو بعض ٹی وی چینلوں اور انٹرنٹ کی بعض ویب سائٹوں کے ذریعے لوگوں کی عقلوں پر پردہ ڈال رہے ہیں اور برائی پر اکسا رہے ہیں۔ انفسوس کہ بہت سے لوگوں کی عقلوں پر پٹی بندھ گئی ہے اور وہ ایسے لوگوں کو پرہیزگار اور عین متقی سمجھ بیٹھے ہیں۔

سمجھ دار مسلمان ایسی برائیوں سے دور رہتا ہے، اس طرح کی غلط فہمیوں سے دور رہتا ہے۔ ایسے افکار غلیظ عقلوں، گندے نفسوں اور بری روحوں پر ہی حملہ آور ہو سکتے ہیں۔

سنو! امت کے نوجوانوں کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ امت کے فائدے میں مصروف رہیں، دیر پا وژن پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش میں رہیں تاکہ امت میں آگاہی پھیل سکے اور امت اسلامیہ مثبت طرز تنقید سیکھ سکے اور بہتر سمجھ حاصل ہو جائے، تاکہ وہ تعمیر و ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکے اور مثبت تبدیلی پیدا کر سکے

اسی طرح شام کا سرکش اپنی سرکشی میں پاگل پن کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ اس نے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ سکولوں اور ہسپتالوں کو مار گرایا ہے اور حلب میں دواؤں کے سٹورز کو بھی تباہ کر دیا ہے۔

آگ میں جلتے گھروں کو دیکھ کر دل رنجیدہ ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں کہ ہمارے بھائیوں کو سرعام پوری ڈھٹائی کے ساتھ شہید کیا جا رہا ہے۔ اے حلب! رحمن تری مدد فرمائے۔

اللہ سزا دینے والا ہے اور وہی اس سرکش کو پکڑے گا، حساب کتاب کرنے والا رب اس کا حساب لینے والا ہے۔ اللہ اس ظالم اور سرکش کے ساتھ ایسا معاملہ فرمائے جس کا یہ حقدار ہے۔ اے اللہ! ظلم و زیادتی کرنے والوں کو تباہ و برباد فرما جس طرح تو نے قوم نوح اور ستونوں والے فرعون کو ہلاک فرمایا تھا۔

ان کٹھن، کمر توڑ مصیبتوں اور تباہیوں کی وجہ سے دل غضب، غصے اور حسرت سے بھرے دکھائی دیتے ہیں، تاہم کچھ نوجوان اس غصے کی وجہ سے ایسے افکار اپنا لیتے ہیں اور کچھ ایسے اعمال کر

**جو لوگ ہماری راہ میں منتقیتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا ساتھی ہے۔**

بیٹھتے ہیں جو کتاب وسنت کے خلاف ہیں حالانکہ عزت تو دین کے اصول وضوابط کی پابندی سے اور اللہ پر یقین کے ذریعے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ دین کے اصول تو تعمیر و ترقی کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، فکری اور اعتقادی پاکیزگی کی تلقین کرتے ہیں اور مادی اور تہذیبی ترقی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اے نوجوانو! سودہ بازی کرنے والے بدنیت لوگوں کی اتباع مت کرو! موقوفوں کے متلاشی بھاؤ کرنے والوں کے پیچھے مت لگو! بہکانے والے بے ضمیروں کی پیروی بھی مت کرو! حاسدوں اور حاقدوں سے بھی بچ کر رہو!

دنیا میں بھلائی کرتے رہو، محنت سے کام لو! برائی کی طرف بلانے والوں اور حاسدوں کی پروا نہ کرو!

بھلائی کے ذریعے عزت والے گھر شرافت سے تعمیر ہوتے ہیں اور برائی ان گھروں کو بھی گرا ڈالتی ہے جو ہم ستونوں کے ذریعے بناتے ہیں۔

سبقت لیجانے والے بلند حوصلہ لوگ یہ بھی جان لیں کہ انہیں پیچھے بیٹھنے والوں اور حوصلہ شکنی کرنے والوں

بلندی اور عزت نصیب ہو جائے اور ان دشمنوں سے نجات مل جائے جو اس کا اتحاد پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں اور بھائی چارہ دشمنی میں بدلنا چاہتے ہیں۔ اس طرح جھوٹ بولنے والوں کا راستہ بھی بند کیا جاسکتا ہے جو فحاشی کے ذریعے معاشرے کو تباہ کرتے ہیں اور اسے اپنا نشانہ بنائے رکھتے ہیں۔

اے امت کے نوجوانو! اے امت کی زندگی کی بنیادو! اے امت کے دل کی دھڑکن! اے امت کی روشن عقلو! اے امت کی تہذیب بنانے والو! امت کی عزت بنانے والو! اے دل کی دھڑکنو! اے جگر کے ٹکڑو! سنو! کان لگا کر سنو! دین کی بنیادوں سے چٹے رہو، سلف صالحین کے منہج پر قائم رہو! بھلائی اور خیر کے کاموں میں ہاتھ بڑھانے والوں کا ساتھ دو!

امت اسلامیہ بے دار ہونے کے لیے آپ کی سنجیدہ پیش قدمی کی منتظر ہے۔ مجرم یہودی مسجد اقصیٰ کی حرمت پامال کرنے کے عادی ہو چکے ہیں اور اس میں ناپاک پھیلا کر امت کے صبر کا امتحان لے رہے ہیں۔



گے۔ سرداری اور بلندی کے عناصر کو حاصل کر لیں گے۔ اے حبیب! اس کے بعد تمہیں یہ پختہ یقین ہونا چاہیے کہ عنقریب پورا عالم ہماری ثقافت کی بلندی دیکھ لے گا۔ ہر علمی اور فنی میدان میں ہماری سبقت کو دیکھ لے گا اور یہ کام اللہ کے لیے ہرگز مشکل نہیں۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ شرک اور مشرکوں کو ذلیل و خوار کر دے۔ دشمنانِ دین کو تباہ کر دے۔ اے اللہ! اس ملک اور تمام اسلامی ممالک کو امن و امان کا گہوارہ بنا دے۔ اے اللہ! ہمارے وطنوں کو امن و امان عطا کر دے۔ اے اللہ! ہمارے وطنوں کو امن و امان عطا کر دے۔ اے اللہ! ہمارے وطنوں کو امن و امان عطا کر دے۔ ہمارے ملکوں میں دائمی امن و سکون عطا فرما۔ آمین!

### یادِ رنگین

### بقیہ

مدارس میں پڑھایا جا رہا ہے۔

حافظ صاحب نے تبلیغی ساتھیوں اور عام لوگوں کی رہنمائی کے لیے ایک کتاب بنام تبلیغ دین کے پانچ اصول تصنیف فرمائی یعنی ارکانِ خمسہ پانچ حصوں میں لکھنے کا ارادہ کیا مگر بمشکل ایک حصہ تحریر کیا، تبلیغی مصروفیات اور احبابِ جماعت کے اصرار نے ان کو تنہائی کا موقع نہ دیا۔ راقم کو حکم دیا کہ لاہور مرکز میں تیسری منزل پر میرے لیے ایک کمرہ تیار کروادو تاکہ میں تنہائی میں بیٹھ کر تحریری کام کر سکوں۔ لہذا میں نے اقبال امر کرتے ہوئے اس پر عمل کیا لیکن مرکز البدر کے ساتھیوں نے یہ سمجھ کر کہ یہاں بے آبادی ہو جائے گی، ان کو یہ کہہ کر راضی کر لیا کہ آپ مرکز میں بیٹھ کر یہ کام کر لیں اور آپ کے تحریری مشاغل میں رکاوٹ کا سد باب ہم کر لیں گے۔ مگر یہ بات صدا بصر اثابت ہوئی اور کتاب نقشہ تکمیل رہی حالانکہ انہوں نے کراچی میں چھ ماہ تک قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمہ ریکارڈ کرایا جس میں سورہ بقرہ کی تفسیر اور باقی سارے قرآن مجید کا ترجمہ مع وضاحت ۴۵ کیسٹوں میں محفوظ ہے۔ (باقی آئندہ)

کے سر کا تاج ہیں۔ عقیدہ توحید اور شرعی قوانین ہی شاندار سرمایہ کاری اور منافع کی بنیاد ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (الاعراف)

”اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے، مگر انہوں نے تو جھٹلایا، لہذا ہم نے اُس بری کمائی کے حساب میں انہیں پکڑ لیا جو وہ سمیٹ رہے تھے۔“

سرمایہ کاری اور بہترین آمدنی کے حصول کے لیے کتاب و سنت کا نفاذ، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے شعار کو مضبوط بنانا از حد ضروری ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ﴾ (البحر)

”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔“

اس غیر معمولی دور اندیشی سے پیش قدمی کی وسع و عریض امیدیں پڑی ہیں۔ ان سے شاندار مثبت تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، امت کی بنیادوں، امت کی خواہشات اور کارناموں کے معاملے امت کے بیٹوں میں اعتماد اور حوصلہ بڑھ گیا ہے۔ اس منصوبہ بندی میں بلادِ حرمین شریفین کو تاریخی اور جغرافیائی مقام و مرتبہ حاصل ہے اور اس میں عربی اور اسلامی خطے کو نظر انداز نہیں کیا اور اس میں حجاج کرام، معتمرین اور زائرین کی خدمت کا نفع بخش پروگرام بھی شامل کیا گیا ہے جس کے مغرب و مشرق میں امت اسلام پر واضح اثرات ہیں۔

بلاشبہ یہ قائدانہ پیش قدمی ہے، قومی امید ہے، وطنی پرواز ہے اور امت کی امید ہے۔ یہ عالمی پیغام ہے۔ تاریخی اقدام ہے۔ ہم اسی نظریے اور تاریخی پراثر سبقت کے ذریعے ان شاء اللہ ترقی اور کمال کی بلندیوں کو چھو لیں

کا سامنا رہے گا۔ مایوسوں اور ناامیدوں سے پالا پڑے گا، راستہ میں روڑے اٹکانے والوں اور ٹانگیں کھینچنے والوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ بہتری اور ترقی کے دشمنوں سے سابقہ پیش آئے گا کہ جو ہر اقدام پر حملہ کرتے ہیں اور ہر کامیاب اور پر امید شخص کا راستہ روکنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ ان حالات میں راستہ پر نظر رکھنی چاہیے، چوٹی تک پہنچنے کے لیے ہمت سے کام لینا چاہیے اور اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اسی پر اعتماد کرنا چاہیے تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل ہو۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِيْلٌ وَجْهَهُ هُوَ مُوَلِّيٰهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (البقرہ)

”ہر شخص ایک نہ ایک طرف متوجہ ہو رہا ہے تم نیکیوں کی طرف دوڑو۔ جہاں کہیں بھی تم ہو گے، اللہ تمہیں لے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“

### دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو! ہر نیکی اور تعمیر و ترقی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ اللہ کے فضل و کرم سے تم اعلیٰ ترین مقام و مرتبہ اور بلند ترین عزت و افتخار حاصل کر لو گے۔

اے امت اسلام! ایسے وقت میں جبکہ دنیا تبدیلیوں اور چیلنجز سے دو چار ہے۔ خطرات اور بحرانوں کی تیز آندھیاں چل رہی ہیں۔ اسی وقت افق میں نئی امنگوں اور اقدامات کے خواب چمکنے لگے ہیں۔ جو اس مبارک ملک کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ درست خواب اور شاندار سبقت کا حق بلادِ حرمین شریفین سے بڑھ کر کس کا ہو سکتا ہے؟

بلادِ حرمین شریفین نے امت اسلامیہ کے مختلف مسائل میں درست اور تاریخی پیش قدمی کی ہے۔ جس سے امت اسلامیہ میں اتحاد و اتفاق پیدا ہوا۔ عاصفۃ الخزم، رعد الشمال اور اسلامی ممالک کا عسکری اتحاد اس کی شاندار مثالیں ہیں۔

صحیح عقیدہ توحید اور شریعت کے شاندار اصولوں پر مبنی نظریات، اقتصادیات، ثقافت اور تہذیب و تمدن بلادِ حرمین

# ماہ شعبان

جناب محمد طیب معاذ (کراچی)

## ماہ شعبان سے متعلق ضعیف و موضوع احادیث:

”رجب شہر اللہ وشعبان شہری ورمضان

شہر امتی“ (الموضوعات لابن الجوزی)

”رجب اللہ تعالیٰ کا، ماہ شعبان میرا جبکہ رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔“

۲۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ ماہ رمضان کے بعد کس ماہ کا روزہ افضل ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ماہ رمضان کی تعظیم کرتے ہوئے ماہ شعبان میں روزہ رکھنا (افضل ہے)۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ نے سنن ترمذی میں اس حدیث کو نقل کیا ہے اور پھر فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ صدقہ بن موسیٰ ثامی راوی محدثین کے ہاں قوی نہیں۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسی حدیث کو العلل المتناہی میں روایت کرنے کے بعد فرمایا: ”یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ اس میں صدقہ بن موسیٰ راوی ہیں جن کے بارہ میں امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”لیس بشیء“ وہ تو کچھ بھی نہیں۔ اس کے علاوہ یہ روایت صحیح حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے محرم کے روزوں کو ماہ رمضان کے بعد افضل قرار دیا ہے۔ پندرہویں شعبان سے متعلق ضعیف روایات:

## ماہ شعبان کی مخصوص بدعات:

ماہ شعبان میں عوام الناس کے درمیان بہت سی بدعتی عبادات رائج ہو چکی ہیں، ان میں سے اکثر بدعات پندرہویں شعبان کی رات میں کی جاتی ہیں جن کا مختصر تذکرہ درج ذیل سطور میں کیا جا رہا ہے:

۱۔ جس شخص نے پندرہ شعبان کی رات بارہ رکعتیں نماز پڑھی اور ہر رکعت میں 30 دفعہ سورۃ اخلاص پڑھی تو اس شخص کو مرنے سے پہلے پہلے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے اور اس کی سفارش ایسے لوگوں کے حق میں

ماہ شعبان اسلامی سال کا آٹھواں ماہ مبارک ہے۔ دین اسلام کے بنیادی مصادر پر نظر دوڑانے کے بعد اس ماہ میں صرف نفلی روزے رکھنے کی ترغیب ملتی ہے۔ دیگر مخصوص عبادات کے بارہ میں شرعی نصوص وارد نہیں ہوئیں۔ درج ذیل سطور میں ماہ شعبان سے متعلق ہمارا کیا طرز عمل ہے اور اس ماہ میں شریعت اسلامیہ کا ہم سے کیا تقاضا ہے ذکر کیا گیا ہے۔

## ماہ شعبان احادیث مبارکہ کے آئینہ میں:

۱۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی ماہ رمضان کے علاوہ کسی دوسرے ماہ کے مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ شعبان کے علاوہ کسی دوسرے ماہ میں کثرت سے نفلی روزے رکھتے ہوں۔ (متفق علیہ)

۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر رمضان کے روزوں کی قضاء دینا واجب ہوتی تھی جسے میں صرف شعبان میں ہی ادا کر سکتی تھی۔ (متفق علیہ)

۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول مکرم ﷺ روزہ رکھنے کے لیے شعبان کو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے پھر آپ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے۔ (ابوداؤد صحیح الالبانی)

۴۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول مکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کو ماہ شعبان کے علاوہ کسی دوسرے ماہ میں اس پابندی کے ساتھ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھتا؟ آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: یہ مہینہ تو وہ ہے جس کی برکت (اور عظمت) سے لوگ غافل ہیں، یہ تو وہ مہینہ ہے جس میں انسان کے اعمال بارگاہ الہی میں پیش کیے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ جب میرے اعمال بارگاہ الہی میں پیش ہوں تو میں روزہ دار ہوں۔

قبول کی جاتی ہے جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے۔ (کشف الاستار)

**تبرہ:** اس حدیث کو امام بزار رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کشف الاستار اور ابن الجوزی رحمہ اللہ نے العلل المتناہیہ میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں ہشام بن عبد الرحمن ثامی راوی غیر معروف ہے جبکہ اعمش تدلیس کیا کرتا تھا۔ اس کے ساتھ امام بزار نے اس حدیث پر ان الفاظ میں تبرہ کیا ہے کہ ہشام کی مشابہت نہیں ہوئی جس بناء پر یہ ضعیف ہے۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے الموضوعات میں اور علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے المنار المہیف میں اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔

۲۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے درج ذیل پانچ راتوں کو جاگ کر عبادت کی تو اس شخص کے لیے جنت واجب ہوگی۔

۱۔ ذوالحجہ کی آٹھویں ۲۔ نویں

۳۔ اور دسویں رات ۴۔ عید الفطر کی رات

۵۔ پندرہ شعبان کی رات

**تبرہ:** اس روایت کو امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ نے السنۃ، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الاحسان اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے معجم الزوائد میں ذکر کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں کچھول شامی کی مالک بن یخامر سے ملاقات ثابت نہیں اور کچھول کثرت سے ارسال کرنے میں بھی معروف ہے۔ اس لیے امام ذہبی رحمہ اللہ نے کچھول اور مالک کے درمیان انقطاع کا فیصلہ صادر فرمایا ہے، اس انقطاع سند کی بناء پر درج بالا حدیث پائے ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ ماضی قریب کے عظیم محدث علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف الترغیب والترہیب میں بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو اپنے (حجرہ میں) موجود نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکل پڑی۔ (اچانک) میں نے آپ ﷺ کو مدینہ منورہ کے بقیع نامی قبرستان میں دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا ہوا ہے۔ آپ نے مجھے فرمایا: کیا تمہیں یہ ڈر تھا کہ اللہ اور اس کے رسول تم پر ظلم کریں گے؟ میں نے جواباً

## شبِ برأت اور عصر حاضر کے مسلمان

پندرہویں شعبان کی رات کو عرف عام میں شبِ برأت کہا جاتا ہے۔ اس رات کے بارہ میں عوام الناس کے درمیان بہت سے نظریات اور بدعتی عقائد رائج ہو چکے ہیں:

## فیصلوں کی رات

عوام الناس کی اکثریت کو علماء سوء نے قرآن وحدیث کی باطل تاویلات کے ذریعے اپنے دامنِ تزویر میں پھنسیا ہوا ہے۔ دنیا پرست علماء نے اس رات کے بارہ میں یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اس میں تمام انسانوں کی تقدیروں کے فیصلے ہوتے ہیں۔ وہ بطور دلیل قرآن پاک کی اس آیت کو پیش کرتے ہیں:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ﴾

یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانے والے ہیں۔“ (الدخان: ۳)

حالانکہ یہاں پر باری تعالیٰ نے وضاحت نہیں فرمائی کہ لیلۃ مبارکہ کوئی رات ہے۔ دوسرے مقام پر اس کی توضیح کی کہ لیلۃ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہے اور ہر مسلم اس حقیقت سے آشنا ہے کہ لیلۃ القدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے نہ کہ شعبان کی پندرہویں رات کو۔

## ۲۔ روجوں کی آمد

عوام الناس میں یہ سوچ بھی سراپت کر چکی ہے کہ اس رات مردوں کی روحيں اپنے اپنے گھروں میں آتی ہیں حالانکہ باری تعالیٰ نے اس نظریہ کی تردید اپنے اس فرمان میں بخوبی کی ہے کہ

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ يَبْهَرُونَ إِلَىٰ يَوْمِ يَمُوتُونَ﴾

(المومنون: 100)

اور ان (مرنے والوں) کے درمیان دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک ایک اڑھائی ہوگی۔

## زیارتِ قبور

قبروں کی زیارت سے آخرت کی یاد آتی ہے اور انسان مزید نیک کام کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔ رسول مکرم ﷺ نے زیارتِ قبور کی اجازت بھی دی ہے اور بذاتِ خود بھی آپ قبروں کی زیارت کے لیے متعدد مرتبہ قبرستانِ تشریف لے گئے ہیں مگر زیارتِ قبور کے لیے کسی

گذشتہ 60 سالوں اور آنے والے 60 سالوں کے روزوں کے برابر اجر رکھتا ہے۔ (الموضوعات لابن الجوزی) تبصرہ: امام عبد الرحمن محدث مبارکپوری شارح سنن الترمذی فرماتے ہیں کہ امام ابن الجوزیؒ نے خود اس کی سند کو موضوع اور تارک (مجہول) قرار دیا ہے۔ (تحفۃ الاحوذی ۳/۸۶۳)

۶۔ سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ماہ شعبان کی پندرہویں تاریخ کو بندوں کی طرف جھانکتے ہیں اور مشرک یا کینہ پرور شخص کے علاوہ تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں۔“ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاة)

تبصرہ: یہ حدیث جمہور علماء کے نزدیک سخت ضعیف ہے۔ علامہ یوسری زوائد ابن ماجہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند عبد اللہ بن لہیعہ کے ضعف اور ولید بن مسلم کی تدلیس کے باعث ضعیف ہے۔

نوٹ: جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ یہ حدیث جمہور محدثین کے ہاں سخت ضعیف ہے مگر ماضی قریب کے عظیم محدث علامہ البانیؒ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے جو کہ علامہ موصوف کی علمی غلطی ہے۔ اس روایت کی تمام اسناد پر تفصیلی بحث ماہنامہ دعوت الہمدیث میں محترم المقام مولانا حافظ خبیب صاحب رفیق ادارۃ العلوم الاثریہ فیصل آباد کا مضمون ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے علاوہ الجرح والتعديل، البحر وحین، میزان الاعتدال، تقریب التہذیب وغیرہ معتبر کتابوں میں اس کے رواۃ پر تفصیلی جرح کی گئی ہے۔

۷۔ رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پندرہویں شعبان کی رات میں سو رکعتیں پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف 100 فرشتے بھیجتا ہے، 30 اسے جنت کی خوشخبری سناتے ہیں اور 30 فرشتے اسے دوزخ سے بچاتے ہیں، 30 اسے دنیاوی بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں جبکہ 10 فرشتے اسے شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ رکھتے ہیں۔

تبصرہ: اس من گھڑت روایت کو علامہ زبخری نے نقل کیا ہے، انہوں نے اس روایت کا حوالہ اور سند ذکر نہیں کی جس کی بناء پر اس حدیث کو حدیث نبوی کہنا قرین انصاف نہیں۔

عرض کیا ”میں نے گمان کیا کہ آپ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو آسمان دنیا میں نزول فرماتے ہیں اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو معاف فرماتے ہیں۔“

تبصرہ: اس حدیث کو امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنی سنن، امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع میں نقل فرمایا ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ درج بالا روایت ذکر کرنے کے بعد مضطرب ہیں:

”اس حدیث کو ہم صرف حجاج بن ارطاط کی سند سے جانتے ہیں، میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ آپ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ اس نے دو راوی یحییٰ بن ابی کثیر اور حجاج کا بالترتیب عروہ اور یحییٰ بن ابی کثیر سے سماع ثابت نہیں۔“ (سنن ترمذی، ابواب الصوم) امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے العلل المتناہیۃ میں امام دارقطنی کا قول نقل کیا ہے کہ ”یہ حدیث متعدد اسناد سے مروی ہے اس کی سند میں اضطراب ہے اور یہ سند ثابت نہیں۔“

۸۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پندرہویں شعبان ہو تو اس کی رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کیونکہ باری تعالیٰ اس شبِ غروبِ آفتاب کے وقت آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور یہ آواز لگاتے ہیں کہ کوئی مغفرت کا طالب ہے میں اسے مغفرت عطا کروں، کوئی رزق کا خواہشمند ہے میں اسے رزق سے نواز دوں، کوئی مشکل میں گرفتار ہے میں اسے عافیت سے سرفراز کروں۔ یہ ندائے رحمانی طلوعِ فجر تک جاری رہتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاة)

تبصرہ: اس حدیث کے سلسلہ سند میں ابوبکر بن ابی سرنامی راوی ہے جس پر محدثین نے جرح کی ہے، مثلاً: امام نسائی نے اسے مترک جبکہ امام احمد اور ابن معین نے اس پر وضع حدیث کا حکم لگایا ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ راویوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے، یہ قابلِ حجت نہیں۔ (تہذیب التہذیب، لابن حجر)

۵۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شبِ برأت کے دن کا روزہ



## ہنگامی مہاجران پاکستان کے عدالتی قتل کے خلاف پاکستان مؤثر آواز اٹھائے

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا حافظ عبدالاعلیٰ درانی نے کہا ہے کہ ہنگامہ دیش میں مہاجران پاکستان کے عدالتی قتل کے خلاف حکومت پاکستان، پاک فوج اور سیاسی و مذہبی رہنماؤں اور جماعتوں کو مؤثر آواز اٹھانی چاہیے یہ مسئلہ صرف جماعت اسلامی کا نہیں بلکہ ارض پاکستان کی عزت و آبرو کا ہے۔ کیونکہ 1974 میں ہنگامہ دیش تسلیم کرنے کا جو معاہدہ ہوا تھا اس میں کئی مسلم ممالک ضامن بنے تھے، جن میں سرفہرست سعودی عرب تھا کہ ہنگامہ دیش بننے سے پہلے کے کسی اقدام کو انتقام کی بھیجٹ نہیں چڑھایا جائے گا لیکن عوامی لیگ نے دوسری ٹرم میں برسرِ اقتدار آنے کے بعد بھارتی وفاداری نبھاتے ہوئے جن جن کر جماعت اسلامی کے رہنماؤں کو خاص طور پر پچاسی پر چڑھانا شروع کر رکھا ہے جو معاہدے کی صریح خلاف ورزی، پاکستان کے ساتھ دشمنی اور انتقام کی نہایت گھناؤنی حرکت ہے۔ مولانا عبدالاعلیٰ نے کہا کہ اس ظالمانہ اور بھیانک اقدام پر حکومت پاکستان نے نہایت ٹھنڈا بلکہ شرمناک رد عمل ظاہر کیا جسے تحسین کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ اب امیر جماعت اسلامی ہنگامہ دیش جناب مطیع الرحمن نظامی کے خلاف نام نہاد عدالتی کارروائی پوری ہو چکی ہے اور کسی دم بھی ان کا لاشہ جیل سے باہر آجائے گا۔ حالانکہ ان لوگوں کا جرم کیا ہے سوائے اپنے وطن کی حفاظت اور دفاع کرنے کے جو ان کی حب الوطنی کی دلیل تھا اور پاک فوج کے شانہ بشانہ انہوں نے اپنے وطن کے ساتھ محبت کا مظاہرہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ عدالتی بیخ کی تشکیل اور اس کی کارروائی ہی بین الاقوامی معیار کے خلاف ہے، کیونکہ وہ بھارت کے ایما پر کی گئی ہے اور یہ حسینہ واجد کی پاکستان کے ساتھ دلی دشمنی و عداوت کو ظاہر کرتی ہے۔

خاص موقع کی تحدید کرنا بدعت ہے جس سے اجتناب

حلوہ خوری: شبِ برأت میں حلوہ خوری کی رسم بد قرآن و حدیث سے ثابت نہیں بلکہ یہ طرز عمل حریص علماء نے رائج کیا تاکہ وہ اپنے شکم کو بھر سکیں، کچھ علماء اپنے اس فعل کو سند جواز فراہم کرنے کے لیے واقعہ احد کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں، اس میں رسول مکرم ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے تھے تو رسول معظم ﷺ نے حلوہ تناول فرمایا تھا مگر مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ دندان مبارک کی شہادت کا واقعہ ماہ شوال 3 ہجری میں واقع ہوا، اس کا ماہ شعبان یا شعبان کی پندرہویں تاریخ سے کوئی تعلق نہیں۔ بفرض محال اگر اس مفروضہ کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے تو کامل اتباع کا تقاضا تو یہ ہے کہ پہلے اپنے دانت توڑے جائیں پھر حلوہ خوری کا ”شوق“ پورا کیا جائے۔ حاصل یہ کہ شبِ برأت میں حلوہ خوری عبادت نہیں بلکہ بدعت ہے جس سے کلی گریز ضروری ہے۔

### آتش بازی: شبِ برأت کی مروجہ خرافات میں سے

معروف ترین خرافات اس شبِ آتش بازی کا مظاہرہ کرنا ہے۔ دین اسلام کی تعلیمات نے خوشی کے مواقع پر کیا طرز عمل ہونا چاہیے پوری شرح و سطر سے بیان کیا ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو فضول اور سطحی قسم کی حرکات سے باز رکھتا ہے۔ آتش بازی سے مال کا ضیاع لازم آتا ہے شریعت نے فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ شبِ برأت کے موقع پر مساجد میں خصوصی چراغاں کرنا اور اس کو خوشبودار بنانا دراصل برا مکہ کی گھناؤنی سازش کا نتیجہ ہے جیسا کہ شیخ ابن العربی اپنی کتاب المسطرات ص 67 میں تحریر فرماتے ہیں: ”مسجدوں میں خوشبو کی دھونی رکھنے کا سب سے پہلے رواج یحییٰ بن خالد برکی نے ڈالا، یحییٰ بن خالد برکی خلیفہ وقت کا وزیر اور درباری تھا اس کا مقصد مجوسیت کا احیاء تھا۔“

### صلوٰۃ الفیہ: شبِ برأت میں رائج شدہ خلاف اسلام امور

میں سے سرفہرست ہزاری نماز کی پابندی سے ادائیگی ہے۔ صلوٰۃ الفیہ کا طریقہ: رسول مکرم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے علی! جس نے بھی پندرہ شعبان کی رات سورکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں 10،

میں چار سو سال کے بعد بیت المقدس میں ادا کی گئی پھر اس کی فضیلت کے بارہ میں احادیث بنائی گئیں۔

### صلوٰۃ الفیہ کی ابتداء: اس بدعتی نماز کا آغاز کب اور کیسے ہوا، امام مقدس رحمۃ اللہ علیہ اس بارہ میں رقمطراز ہیں:

ہمارے ہاں (بیت المقدس میں) صلوٰۃ الرغائب اور صلوٰۃ شعبان (مراد صلوٰۃ الفیہ ہے) کا تصور تک نہ تھا۔ 744ھ ہجری میں نابلس کے علاقے سے ابن ابی الحمراء بیت المقدس آیا، اس کی آواز خوبصورت تھی، پندرہ شعبان کی رات وہ مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا، اس کی آواز سے متاثر ہو کر ایک شخص اس کے ساتھ مل گیا، اس کے بعد متعدد لوگ اس کے پیچھے جمع ہو گئے۔

دوسرے سال پھر وہ بیت المقدس آیا اور یہی عمل دہرایا پھر تیسرے، چوتھے سال بھی ایسے ہی کیا الغرض آہستہ آہستہ یہ بدعت زور پکڑتی گئی اور افسوس کہ یہ سلسلہ بدعتیہ اب تک جاری ہے۔ (البدع الحولہ ص: 299)

ہم نے ماہ شعبان سے متعلق ارشادات نبویہ ذکر کیے ہیں اور آئیے ہم اپنے احوال کا جائزہ لیں اگر ہمارا طرز عمل خلاف سنت ہے تو آج ہی اس کو خیر باد کہیں تاکہ دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچ سکیں۔ و ما علمینا الا البلاغ الحسین۔



10 بار سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھتا ہے پھر آپ نے فرمایا: اے علی! جو شخص بھی ان نمازوں کو ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی تمام حاجات پوری فرماتے ہیں۔

نوٹ: اس بدعتی نماز کے بارہ میں امام ابن الجوزی الموضوعات میں متعدد روایات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ”اس حدیث کے من گھڑت ہونے میں مجھے کوئی شک نہیں، اس روایت کے رواۃ مجہول ہیں کچھ تو بہت زیادہ ضعیف ہیں۔ اس روایت کا حدیث رسول ہونا ناممکن ہے۔“ (الموضوعات 2/21-22-23)

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اس حدیث میں رات کی عبادت کا اہتمام کرنے والوں کے لیے جو ثواب بیان ہوا ہے، ارباب بصیرت کے نزدیک اس روایت کے موضوع ہونے کے لیے کافی ہے۔ اس حدیث کے تمام رواۃ مجہول ہیں۔ (الفوائد المجموعہ ص: 15-25)

امام ابن القیم النوار الحنیف میں صلوٰۃ الفیہ کے بارہ میں رقمطراز ہیں:

علم حدیث سے بہرہ ور شخص کا ایسی روایات سے دھوکہ کھانا باعث حیرت ہے (درحقیقت) یہ نماز اسلام

ارایت مسلم بن الحجاج بین یدی محمد  
بن اسماعیل البخاری وهو یسأله سؤال  
الصبی المتعلم۔

میں نے امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ کو امام بخاری  
رحمہ اللہ کے سامنے بچوں کی طرح سوال کرتے  
دیکھا۔ (تاریخ بغداد للخطیب)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[وكان من خيار الناس ممن جمع وصنف  
ورحل وحفظ وذاكر وحث عليه وكثرت  
عنايته بالاخبار وحفظه للأثار مع علمه  
بالتاريخ ومعرفة أيام الناس ولزوم الورع  
الخفي والعبادة الدائمة الى ان مات رحمه  
الله] (كتاب الثقات لابن حبان)

آپ بہترین انسان تھے، آپ نے حدیثیں جمع  
کیں، کتابیں تصنیف کیں، حصول حدیث کے  
لیے سفر کیا، آپ نے حدیثوں کا مذاکرہ کیا، اس پر  
ترغیب دلائی، احادیث و آثار کے حفظ میں خوب  
توجہ کی، آپ تاریخ اور علم رجال کے عالم تھے،  
آپ تاوفات خفیہ پرہیزگاری اور عبادت دائمہ پر

کاربند رہے، رحمہ اللہ۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اگر امام بخاری رحمہ اللہ نہ ہوتے تو امام  
مسلم رحمہ اللہ کی کوئی جان پہچان نہ ہوتی۔

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ آپ کے بارے میں

امام ابن خزمیہ نے امام بخاریؒ کے بارے میں کہا: میں  
نے اس نیلی فام آسمان کی چھت کے نیچے محمد بن اسماعیل  
البخاری رحمہ اللہ سے بڑھ کر حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔

لکھتے ہیں:

[جامع الصحيح، امام ثقة مشهوراً  
(المحلی)]

حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ امام موصوف کے بارے

میں لکھتے ہیں:

[الامام في علم الحديث، صاحب الجامع  
الصحيح والتاريخ] (تاریخ بغداد)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[وكان اماماً، حافظاً، حجة، رأساً في الفقه  
والحديث، مجتهداً، من افراد العالم مع  
الدين والورع والتأله] (الكاشف للنعبي)  
آپ امام، حافظ، حجت، چوٹی کے فقیہ و محدث اور



بالحديث من محمد بن اسماعيل  
البخاري.]

میں نے اس نیلی فام آسمان کی چھت کے نیچے محمد  
بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ سے بڑھ کر حدیث کا  
عالم نہیں دیکھا۔ (معرفة علوم الحديث للحاكم)  
امام صاحب کے ایک اور شاگرد امام ترمذی رحمہ  
اللہ فرماتے ہیں:

[ولم ار احدا بالعراق ولا بخراسان في  
معنى العليل والتاريخ ومعرفة الاسانيد  
كبيرا احدا اعلم من محمد بن اسماعيل  
رحمه الله] (كتاب العليل مع الجامع للترمذی)  
میں نے عراق اور خراسان میں محمد بن اسماعیل  
(البخاری) سے بڑھ کر علل و تاریخ اور سندوں کی

معرفت رکھنے والا کوئی عالم نہیں جاتا۔  
امام بخاری رحمہ اللہ کے شاگرد امام مسلم رحمہ اللہ نے آپ  
کے سر کو بوسہ دیا اور فرمایا:

[لا يغضك ألا حاسد، واشهد ان ليس  
في الدنيا مثلك] (الارشاد للخليلي)  
آپ سے کوئی حاسد ہی بغض رکھ سکتا ہے، میں  
گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں آپ جیسا کوئی نہیں۔  
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[استناد هذه الحكاية صحيح.]

اس حکایت کی سند صحیح ہے۔ (تغليق التعليق)

فقیہ نیشاپور، یعقوب بن یوسف بن عبد اللہ،  
ابو یوسف اخرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

امام الحدیث، سید الفقہاء، شیخ الاسلام، امام کبیر  
الشان، صاحب الشیخ، محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ  
(۱۹۳-۲۵۶ھ) کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (م ۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

[واعلم ان وصف البخاري رحمه الله،  
بارتفاع المحل والتقدم في هذا العلم على  
الماثل والاقران، متفق عليه فيما تاخر  
وتقدم من الازمان، ويكفي في فضله ان  
معظم من اثني عليه ونشر مناقبه شيوخه  
الاعلام المبرزون، والحدائق المتقنون]

یقین کیجیے کہ علوم تربیت اور مراملین و معاصرین پر  
علمی فوقیت امام بخاری رحمہ اللہ کی ایسی خوبی ہے جس پر ہر  
صدی کے علماء کا اتفاق رہا ہے۔ آپ کی فضیلت کے لیے  
یہی بات کافی ہے کہ آپ کے مدح سراؤں اور منقبت  
شناسوں میں کثرت کے ساتھ آپ کے اساتذہ شامل ہیں  
جو کہ بڑے مشہور، علم فن میں مہارت رکھنے والے اور  
بڑے ہی باوثوق ہیں۔ (تہذیب الاسماء: ۱/۷۱)

شارح صحیح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (م ۸۵۲ھ)

فرماتے ہیں:

[ولو فتحت باب ثناء الأئمة عليه ومن  
تأخر عن عصره لفنى القرطاس وفقدت  
الانفاس فذاك بحر لا ساحل له]

اگر آپ امام بخاری رحمہ اللہ کے بارے میں بعد والے  
ائمہ دین کے تعریفی کلمات کا دروازہ کھول لیں تو  
کاغذ ختم ہو جائیں اور ہمتیں جواب دے جائیں۔ یہ  
ایسا سمندر ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

(حدی الساری، ص: ۴۸۵)

امام بخاری رحمہ اللہ کے شاگرد امام الائمہ ابن خزمیہ  
رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[ملايت تحت اديم السماء اعلم]

مجتہد تھے، نیز دین داری، تقویٰ و پرہیزگاری اور عبادت گزاری کے ساتھ ساتھ یگانہ روزگار تھے۔  
نیز فرماتے ہیں:

[امام محمد بن اسماعیل الامام، مؤلف الصحیح: ثقة، بعد ذافما سلم من الکلام لاجل مسألة اللفظ، ترکہ لاجلہا ابو زرعة وابو حاتم وھجرہ الذھلی۔]  
صحیح (بخاری) کے مؤلف امام محمد بن اسماعیل (بخاری) ثقہ ہیں، اگرچہ آپ مسئلہ لفظ کی وجہ سے کلام سے نہیں فح پائے، اسی وجہ سے آپ کو امام ابو زرعة، امام ابو حاتم اور امام ذہبی رحمہم اللہ نے چھوڑ دیا تھا۔ (دیوان الضعفاء والمتروکین)  
مزید فرماتے ہیں:

[فحجۃ، امام، ولا عبرۃ بترك ابی زرعة وابی حاتم له من اجل اللفظ، لانہ مجتہد فی المسألة بل ومصیب۔]  
آپ تو حجت اور امام ہیں، امام ابو زرعة و امام ابو حاتم کے مسئلہ لفظ کی وجہ سے آپ کو چھوڑنے کا کوئی اعتبار نہیں، کیونکہ اس مسئلہ میں آپ مجتہد بلکہ حق بجانب تھے۔ (الغنی)  
حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[الامام، الحافظ، المتقن۔] [تفسیر ابن کثیر]  
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

[جبل الحفظ وامام الدنیا فی فقہ الحدیث]  
امام بخاری رحمہ اللہ حافظ کے پہاڑ تھے، فقرہ حدیث میں دنیا کے امام تھے۔ (التریب)  
نیز فرماتے ہیں:

[لو یکفی منه اتفاقهم علی انه اعلم بهذا الفن من مسلم۔]  
آپ کی فضیلت میں محدثین کا اس بات پر اتفاق ہی کافی ہے کہ آپ فن حدیث میں امام مسلم سے فائق ہیں۔ (حدی الساری)

**تنبیہ:** امام ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

[سمع منه ابی وابو زرعة، ثم ترکا حدیثہ عند ما کتب الیہا محمد بن یحییٰ

النیسابوری انه اظهر عندهم ان لفظہ بالقرآن مخلوق۔]

آپ سے میرے والد اور ابو زرعة رحمہما اللہ نے حدیثیں سنیں تھیں، پھر دونوں نے اس وقت آپ کو چھوڑ دیا تھا جب ان دونوں کی طرف محمد بن یحییٰ نیسابوری نے خط لکھا کہ آپ نے ان کے ہاں قرآن کے تلفظ کے مخلوق ہونے کا موقف ظاہر کیا۔ (الجرح والتعذیل)

ایسا غلط فہمی کی بنا پر ہوا، امام بخاری رحمہ اللہ اس بات کے قائل نہ تھے، بلکہ آپ تو بندوں کے اعمال و افعال کو مخلوق کہتے تھے، آپ نے خلق افعال العباد نامی کتاب بھی لکھی ہے، حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

[فهذه مسألة مشکلة، وقد کان احمد بن حنبل وغیرہ لا یرون الخوض فی هذه المسألة، مع ان البخاری رحمہ اللہ ما صرح بذلك، ولا قال: الفاظنا بالقرآن مخلوق، بل قال: افعالنا مخلوق، والمقرو والمفوظ هو کلام اللہ تعالیٰ، لیس بمخلوق، فالسکوت عن توسع العبارات اسلم للانسان۔] (سیر اعلام النبلاء)

یہ مسئلہ مشکل ہے، امام احمد بن حنبل وغیرہ رحمہم اللہ اس مسئلہ میں گہرائی اختیار کرنا درست نہیں سمجھتے تھے، جبکہ امام بخاری نے اس بات کی صراحت نہیں کی اور نہ ہی آپ نے یہ کہا ہے کہ ہمارا قرآن کا تلفظ کرنا مخلوق ہے بلکہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ ہمارے افعال مخلوق ہیں اور پڑھی اور تلفظ کی جانے والی چیز اللہ تعالیٰ کی کلام ہے، مخلوق نہیں، لہذا اس مسئلے میں زیادہ باتوں سے اجتناب کرنا ہی انسان کے لیے زیادہ سلامتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ ہیں، آپ اپنی صحیح بخاری میں ان سے روایت لاتے ہیں، اتنی سی وضاحت کے بعد عرض ہے کہ ثم ترکا حدیثہ سے مراد عرفی اور اصطلاحی ترک حدیث مراد نہیں، ترکہ فلان کے کئی مفہوم ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ کسی سے لکھنا بند کر دینا اور علمی اعتبار سے تعلق ختم کر دینا ہے، ہر جگہ محدثین کی اصطلاح مراد نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حافظ

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[قولهم: ترکہ شعبۃ، معناه انه لم یرو عنه، وترك الروایۃ قد یكون لشبهة لا توجب الجرح، وهذا معروف فی غیر واحد قد خرج له فی الصحیح۔] (مجموع الفتاوی)  
ان کا یہ کہنا کہ شعبہ نے اسے چھوڑ دیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ امام شعبہ نے اس سے روایت نہیں لی، روایت نہ لینا بسا اوقات ایسے شبہ کی بنا پر ہوتا ہے جو جرح کا سبب نہیں بنتا، صحیح کے کئی راویوں کے بارے میں یہ بات معروف ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ ہر جگہ ترکہ فلان جرح نہیں ہوتا، البتہ ترکہ ہر جگہ جرح ہے۔

**مثال:** علی بن ابی ہاشم البغدادی کے بارے میں امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں:

[لما علمته الا صدوقا، وقف فی القرآن فترك الناس حدیثہ۔]  
میں اسے صدوق ہی سمجھتا ہوں، اس نے قرآن کریم کے بارے میں توقف کیا تو لوگوں نے اس کی احادیث کو چھوڑ دیا۔ (الجرح والتعذیل)  
اس کی وضاحت خود امام ابو حاتم نے فرمادی کہ [وقف فی القرآن، فوقفنا عن الروایۃ عنه، فاضربوا علی حدیثہ۔]

اس نے قرآن کے بارے میں توقف کیا تو ہم نے اس کی روایت سے توقف کر لیا، لہذا اس کی حدیث کو چھوڑ دو۔ (الجرح والتعذیل)  
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[ولیس ذلك بمانع من قبول روايته۔]  
یہ بات اس کی روایت کو قبول کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتی۔ (حدی الساری)

یہاں اصطلاحی ترک مراد نہیں، نہ ہی یہ الفاظ موجب جرح ہیں۔

**مثال:** جب امام علی بن المدینی رحمہ اللہ نے امام عطاء بن ابی رباح کے بارے میں کہا:

[کان عطاء اختلط بأخوه، ترکہ ابن جریج وقیس بن سعد۔]  
عطاء آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے، ابن



داری وغیرہم رحمہم اللہ علیہم۔ (تہذیب الکمال)

### چند جلیل القدر شاگرد

امام مسلم، ترمذی، ابو زرعہ الرازی، ابو حاتم الرازی، ابن خزیمہ، ابن ابی عاصم، محمد بن نصر المروزی، محمد بن یوسف الفریری اور محمود بن اسحاق الخراجی وغیرہم رحمہم اللہ۔ (تہذیب الکمال)

### امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد تھے:

امام بخاری رحمہ اللہ مجتہد تھے، جیسا کہ حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْ أَنَّ الْبُخَارِيَّ وَابُو دَاوُدَ فَامَامَانِ فِي الْفَقْهِ مِنْ أَهْلِ الْاجْتِهَادِ، وَأَمَّا مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابُو يَعْلَى وَالْبُزَارُ فَهُمْ عَلَى مَذْهَبِ أَهْلِ الْحَدِيثِ، لَيْسُوا مُقَلِّدِينَ لِوَاحِدٍ بَعِيْنِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَهَلْوَ لَا كُلُّهُمْ يَعْظُمُونَ السُّنَّةَ وَالْحَدِيثَ.

امام بخاری اور امام ابو داؤد رحمہما اللہ دونوں فقہ میں مجتہد امام تھے، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام ابویعلیٰ اور امام بزار رحمہم اللہ اہل الحدیث (محدثین) کے مذہب (قرآن و حدیث) پر تھے، کسی بھی خاص عالم کے مقلد نہ تھے، یہ سب کے سب ائمہ سنت و حدیث کی تعظیم کرتے تھے۔ (مجموع الفتاویٰ)

جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی کہتے ہیں:

لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ الْبُخَارِيَّ مُجْتَهِدٌ لَا رَيْبَ فِيهِ.

آپ یقین کر لیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے مجتہد ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ (مقدمہ فیض الباری)

نیز شاہ صاحب ان لوگوں کا رد کرتے ہوئے جو امام بخاری کو شافعی المذہب وغیرہ سمجھتے ہیں، لکھتے ہیں:

لَكِنَّ الْحَقَّ أَنَّ الْبُخَارِيَّ مُجْتَهِدٌ.

لیکن حق یہ ہے کہ امام بخاری مجتہد تھے۔ (عرف الحدی)

جناب عبدالحی لکھنوی حنفی لکھتے ہیں:

[جَلَالَةُ قَدْرِ الْبُخَارِيِّ وَدَقَّةُ فَهْمِهِ وَسَعَةُ

نَظَرِهِ وَغَوْرَةُ وَفْكَرِهِ مَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ

انْتَفَعَ بِصَحِيحِهِ.] (الفوائد البہیہ)

جو صحیح بخاری سے بہرہ ور ہوا، اس پر امام بخاری کی

عظمت و جلالت، ان کی باریک فہمی، وسعت نظر

کے بارے میں فرماتے ہیں:

[لَا نَرَاتَابَ فِي صَدَقَةٍ.] (الجرح والتعديل)

ہم ان کے سچے ہونے میں شک نہیں کرتے۔

ثابت ہوا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو زرعہ اور امام ابو حاتم رحمہما اللہ کا ترک موجب جرح نہیں، اس پر دلیل یہ بھی ہے کہ امام ابو زرعہ رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کو اپنی کتاب الضعفاء میں ذکر نہیں کیا، اس کے برعکس امام ابو حنیفہ کا یوں تذکرہ کیا:

[كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ جَهْمِيًّا.] (كتاب الضعفاء لابی زرعة)

ابو حنیفہ جمی (صفات باری تعالیٰ کے منکر) تھے۔

کسی ثقہ کا ثقہ سے روایت ترک کرنا موجب جرح نہیں، امام مسلم رحمہ اللہ نے امام علی بن المدینی اور امام محمد بن یحییٰ الذہبی رحمہما اللہ سے روایت ترک کر دی تھی، کیا ان کو بھی متروک کہا جائے گا؟ خود امام بخاری رحمہ اللہ نے امام حماد بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ترک کر دی تھی، کیا ان کو متروک سمجھا جائے گا؟

امام ابن ابی حاتم الرازی امام ابو حنیفہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

[لَمْ تَرَكَهْ ابْنُ الْمُبَارَكِ بَآخِرِهِ.] (الجرح والتعديل)

پھر آخری دور میں امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے انہیں ترک کر دیا تھا۔

کوئی ہے جو یہ کہہ دے کہ امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے اپنے استاذ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو متروک قرار دیا ہے؟

تصانیف: امام بخاری رحمہ اللہ کی معروف تصانیف یہ ہیں:

الجامع الصحيح	الجامع الكبير
المسند الكبير	التاريخ الكبير
العلل	الضعفاء الكبير
الاشربة	الكنى
التاريخ الاوسط	التاريخ الصغير
التفسير الكبير	خلق افعال العباد
جزء رفع اليدين	القراءة خلف الامام
كتاب الفوائد	الادب المفرد

### چند جلیل القدر اساتذہ کرام:

امام احمد بن حنبل، احمد بن صالح المصري، اسحاق بن رباح، سليمان بن حرب، عبد اللہ بن زبیر الحمیدی، علی بن عبد اللہ المدینی، ابن ابی شیبہ، یحییٰ بن معین اور امام

جرج اور قیس بن سعد نے ان کو چھوڑ دیا تھا۔

تو اس کے جواب میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَمْ يَعْنِ عَلِيٌّ بِقَوْلِهِ: تَرَكَهْ هَذَانِ، التَّرْكَ الْعَرَفِيُّ، وَلَكِنَّهُ كَبُرَ وَضَعَتْ حَوَاسِهِ، وَكَانَا قَدْ تَكْفَّيَا مِنْهُ وَتَفَقَّهَّا وَكَثُرَا مِنْهُ فَبَطَلَا، فَهَذَا مُرَادُهُ بِقَوْلِهِ: تَرَكَاهُ.]

امام علی بن المدینی نے یہاں ترک سے مراد عرفی و اصطلاحی ترک نہیں لیا، بلکہ امام عطاء رحمہ اللہ بوڑھے ہو گئے تھے اور ان کے حواس کمزور ہو گئے تھے، ان دونوں نے آپ سے لمبا عرصہ استفادہ کیا، فقہ سیکھی اور ان سے بہت زیادہ احادیث لیں، پھر انہوں نے یہ کام ختم کر دیا، یہ ہے مراد امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کے اس قول کی کہ ان دونوں نے آپ کو چھوڑ دیا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء)

نیز فرماتے ہیں:

[لَمْ يَعْنِ التَّرْكَ الاصْطِلَاحِي، بَلْ عَنِ انْهَمَا بَطَلَا الْكِتَابَةَ عَنْهُ، وَالَا فِعْطَاءُ ثَبَتَ رَضَى.] (میزان الاعتدال)

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ نے ترک اصطلاحی مراد نہیں لیا، بلکہ ان کی مراد یہ تھی کہ ان دونوں نے آپ سے لکھنا چھوڑ دیا تھا، ورنہ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ثقہ و ثبت راوی ہیں۔

مثال: امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

[كُتِبَ عِنْدَ ابْنِ أَبِي زُرْعَةَ وَتَرَكَ أَبُو زُرْعَةَ الرَّوَايَةَ عَنْهُ مِنْ أَجْلِ مَا كَانَ مِنْهُ فِي الْمَحْنَةِ، وَكَانَ ابْنُ يَرْوِي عَنْهُ لِنُزْوَعِهِ عَمَّا كَانَ مِنْهُ.]

آپ نے میرے والد (امام ابو حاتم) اور امام ابو زرعہ رحمہما اللہ کے پاس احادیث لکھیں، امام ابو زرعہ نے ان کی طرف سے فتنے میں ظاہر ہونے والی چیز کی وجہ سے ان سے روایت لکھنا ترک کر دیا تھا اور میرے والد (امام ابو حاتم رحمہ اللہ) ان کے اس کام کو چھوڑ دینے کی وجہ سے روایت لیتے تھے۔ (الجرح والتعديل)

ساتھ ہی امام ابو زرعہ رحمہ اللہ امام علی بن مدینی رحمہ

اور نکتہ شناسی پوشیدہ نہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد طیب کہتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے تراجم و ابواب میں بالغ نظری پائی جاتی ہے، اس کے پیش نظر ان کو کسی فقہی مسلک کا پابند نہیں کہا جا سکتا، وہ کسی مسلک کے قبیح نہ تھے، بلکہ خود ایک مجتہد کی شان رکھتے تھے۔ (مدرسہ فیض الباری (اشیاء رحمہ اللہ))

جلیل القدر امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کتاب میں کسی کی تقلید نہیں کی، جیسا کہ انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

لنسب الی البخاریّ انه اختار فی النجاسات مذهب داود الظاہری کما نقلہ الکرمانی، اقول: اما انا فلا اقول الا بقدر ما یظہر من عبارته واسکت عما سکت عنه البخاریّ، لانه لا یلزم باختیاره بعض جزئیات الظاہریۃ اختیار جمیعہا، واما الشارحون فیکتفون بالحکم الاجمالیّ، فاذا راوا انه وافق احدا فی بعض جزئیاتہ، یحکمون علیہ انه اختار مذهب فلان مع انه مجتہد فی الفقہ، فیاخذ ما شاء من مسائلہم ویترک ما شاء، ولیس من لوازم اختیار البعض اختیار الكلّ۔ [فیض الباری] امام بخاری رحمہ اللہ کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ آپ نے نجاستوں کے بارے میں داود ظاہری کے مذہب کو اختیار کیا ہے، جیسا کہ کرمانی نے آپ کے بارے میں نقل کیا ہے، میں کہتا ہوں کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں اتنی ہی بات کہوں گا جو آپ کی عبارات سے ظاہر ہوتی ہے، جس چیز کے بارے میں امام صاحب خاموش ہیں، میں بھی اس بارے میں خاموش رہوں گا، امام بخاری رحمہ اللہ کے اہل ظاہر کی بعض جزئیات کو اختیار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ نے ان کی تمام جزئیات کو اختیار کر لیا ہے، شارحین بخاری اجمالی حکم پر اکتفاء کرتے ہیں، جب وہ دیکھتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کسی کی بعض جزئیات میں موافقت کی ہے تو وہ آپ پر جھٹ حکم

لگا دیتے ہیں کہ آپ نے فلاں کا مذہب اختیار کر لیا ہے، باوجودیکہ آپ فقہ میں مجتہد ہیں، ان کے مسائل میں سے جو چاہتے ہیں لے لیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں ترک کر دیتے ہیں، بعض کے اختیار کرنے سے کل کا اختیار کرنا لازم نہیں آتا۔

شاہ صاحب کی اس عبارت سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے، ثقہ محدثین کرام رحمہم اللہ کا تقلید کی طرف انتساب کرنا ظلم عظیم اور انتہا درجہ کی ناانصافی ہے، کیونکہ یہ عظیم لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کے حقیقی وارث تھے، انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد تقلید جیسی جہالت اور گمراہی کا قلع قمع کرنا تھا، اس کے باوجود بعض عاقبت نااندیش مجتہد فی المذہب اور مجتہد مطلق جیسی بے بنیاد اور فضول بحثیں چھیڑ کر محدثین کرام کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

جو لوگ محدثین کرام کے خلاف زبان طعن دراز کرتے ہوئے ان کو متعصب گردانتے ہیں، ان کے بارے میں امام احمد بن حنبل الواسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیس فی الدنیا مبتدع الا وهو بیغض اهل الحديث، واذا ابتدع الرجل نزع حلاوة الحديث من قلبه۔ [معرفة علوم الحديث للحاکم] دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں جو اہل حدیث (محدثین) سے بغض و عناد نہ رکھتا ہو، جب کوئی شخص بدعتی ہو جاتا ہے تو حدیث کی حلاوت و مٹھاس اس کے دل سے سلب کر لی جاتی ہے۔

قارئین کرام! اہل حدیث کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ لوگ جو سماع و کتابت حدیث اور روایت حدیث میں مشغول رہتے ہیں، دوسرے وہ لوگ جو حدیث کی حفاظت کرتے ہیں، اس کی معرفت و فہم کی دولت سے مالا مال ہیں، ظاہری و باطنی طور پر محدثین کے پیروکار ہیں، جیسا کہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ (مجموع الفتاوی لابن تیمیہ)

سوچنے کی بات ہے کہ اگر محدثین کرام راہ راست اور حق پر ہیں تو ان کے پیروکار حق پر کیوں نہیں؟ اس پر فتن دور میں طائفہ منصورہ اہلحدیث کی حدیثی خدمات کو ڈاکٹر خالد محمود حنفی یوں سراہتے ہیں: جماعت اہلحدیث سے ہمیں تحقیقات حدیث میں

کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو، لیکن اس بات کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ پچھلی صدی میں اپنی بے بضاعتی کے باوجود حدیث کے جھنڈے انہی لوگوں نے قریہ قریہ اور شہر شہر اٹھائے ہیں، اس وقت نہ انہیں کوئی بیرونی امداد حاصل تھی، جس کے سہارے ان کی بڑی بڑی بلندئیں اور تنظیمیں بنی ہوں، بس ایک دلولہ اور جذبہ تھا جو ان کے عوام کو ہر جگہ تراجم حدیث اٹھانے لیے پھرتا تھا۔ (آثار الحدیث)

ہمارا عقیدہ اور عمل محدثین کے عقیدہ و عمل کے مطابق ہے، یہ اہلحدیث کے اہل حق ہونے پر دلیل قاطعہ اور برہان عظیم ہے۔



## فیصل افضل شیخ کا دورہ ساہیوال

24 اپریل کو اہل حدیث یوتھ فورس کے مرکزی سیکرٹری جنرل فیصل افضل شیخ دو دیگر ذمہ داران نے سنی ساہیوال کا دورہ کیا۔ جامعہ ثنائیہ سبزی منڈی میں تنظیمی اجلاس سے خطاب کے دوران انہوں نے کہا کہ ہمیں بہترین امت ہونے کا اعزاز اسی وجہ سے ہے کہ ہم بھلائی اور نیکی کے پھیلانے والے اور برائیوں کو مٹانے والے ہوں۔ الحمد للہ! جمعیت اہل حدیث ہی قرآن و سنت کی صحیح داعی جماعت ہے جس کے لیے انہوں نے پیغام نبی دی کی مثال پیش کی کہ کس طرح پوری دنیا میں اس کا نیت درک پھیل رہا ہے۔ شاہد تئیں بٹ جنرل سیکرٹری ساہیوال نے مقامی سطح پر ہونے والی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی اور ساہیوال کا دورہ کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ اجلاس میں مرزا محمد سلیم قاری نذیر احمد قاری ذیشان گجر قاری عمران اصغر قاری عثمان اختر مرزا محمد احسان حاجی ہدایت اللہ میاں لطیف ارومرزا عبداللطیف سمیت یوتھ فورس اور سنی کاہنہ کے عہدیداران موجود تھے۔ اجلاس کے اختتام پر حضرت مولانا احمد یار صدیقی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کی بھلائی ترقی اور خیر خواہی کے لیے دعا فرمائی۔ 22 اپریل کو مسجد مبارک گلی نمبر 4 بھٹوگر ساہیوال میں بعد نماز مغرب درس قرآن کا پروگرام ہوا۔ جس میں مولانا عمران اصغر نے خطاب فرمایا۔ حاجی ہدایت اللہ فوجی اور انتظامیہ مسجد نے حاضرین کے لیے پر تکلف کھانے کا اہتمام کیا۔

منجانب: رانا محمد فاروق ناظم نشر و اشاعت

تختِ نسواں بل

آخری قسط

## نقد و تجزیہ اور متبادل حل

جناب حافظ صلاح الدین یوسف

عورتوں کی مشکلات کا ایک اور قرآنی حل.....  
محلہ دار پنجائیں:

یہ حل قرآن کریم کی سورہ النساء آیت نمبر ۳۵ میں بیان کیا گیا ہے جس کی طرف ہم پہلے ہی اشارہ کر آئے ہیں۔ اس کی رو سے، محلوں کی سطح پر پنچائیتی نظام کا قیام ہے: اسے کونسلروں اور ناظموں کے ذریعے سے بھی بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ یونین کونسلیں پہلے بھی اس سلسلے میں کچھ کام کرتی آرہی ہیں ان کو مزید فعال بھی کیا جاسکتا ہے اور کچھ اختیارات بھی دیے جائیں تاکہ عدالتوں پر بھی بوجھ نہ بڑھے اور عوام بھی عدالتی چارہ جوئی کی بجائے جو لمبا بھی ہے اور مہنگا بھی اپنے علاقے ہی میں ان پنچائتوں کی طرف رجوع کریں۔ یہ پنچائتیں پہلی اور دوسری طلاق میں صلح کرانے کی کوشش کریں جس کی گنجائش عدت کے اندر یعنی تین مہینے تک موجود ہے۔ نیز عدت گزرنے کے بعد بھی نکاح جدید کے ذریعے سے ٹوٹا ہوا تعلق دوبارہ قائم ہو سکتا ہے اگر یہ پنچائتیں مخلصانہ کوشش کریں۔

یہ قرآنی حل اور طریقہ اس طریقے سے ہزار درجے بہتر ہے جو بل میں تجویز کیا گیا ہے جو اس قرآنی حل کے برعکس شیطانی حل ہے۔ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ میاں بیوی کے درمیان کسی طرح بھی غلط فہمیاں دور نہ ہوں اور دوبارہ جڑنے کی کوئی صورت نہ رہے۔

فیملی عدالتوں کو مزید فعال اور ان کو ایک معین مدت تک فیصلے کرنے کا پابند بنایا جائے تاکہ جو عائلی تنازعات، پنچائتوں کے ذریعے سے حل نہ ہو سکیں، عدالتوں سے ان کو فوری ریلیف مل جائے۔ جیسے خلع، طلاق کے بعد بچوں کی تحویل، نان و نفقہ، وراثت وغیرہ کے مسائل ہیں۔

اگر حکومت پنچائتی نظام کو صحیح معنوں میں قائم کر دے اور ان کو مناسب اختیارات بھی دے دیے جائیں تو یہ سارے مسائل محلوں کی سطح پر عدالتوں کی طرف

رجوع کیے بغیر ہی حل ہو سکتے ہیں۔ مسئلہ صرف اخلاص اور عزم و ہمت اور قرآن سے رہنمائی حاصل کرنے کا ہے اور اگر مغرب ہی کی نقالی یا ان کی خوشنودی یا ان سے فنڈ لینا مقصود ہے تو پھر بات اور ہے۔ لیکن نہ نقالی سے عورت کے مسائل حل ہوں گے اور نہ فنڈز کے حصول سے۔ عورت کی مشکلات جوں کی توں رہیں گی بلکہ علم نجوم میں مہارت کے بغیر یہ پیش گوئی کی جاسکتی ہے کہ ان میں اضافہ ہی ہوگا۔ گو ہماری خواہش اور دعا تو یہی ہے کہ ایسا نہ ہو لیکن غلط طریق کار کے غلط نتائج کو محض آرزوؤں اور تمناؤں سے نہیں روکا جاسکتا۔

ہجیر کی لعنت کا نہایت سختی سے خاتمہ کیا جائے۔ اب تک کی بعض نیم دلا نہ کوششوں سے اس رسم بد کے خاتمے میں کوئی مدد نہیں مل سکی۔ ضرورت ہے کہ اس محاذ پر بھی حکومت سنجیدگی سے کوشش کرے۔ اس لعنت کی وجہ سے بھی بہت سی عورتوں کو متعدد مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

عورت کی وراثت کا مسئلہ ہے۔ اس کے لیے بھی ایسی قانون سازی کی جائے کہ کسی کو بھی عورت کو باپ کی جائیداد سے محروم کرنے یا محروم رکھنے کی جرأت نہ ہو۔ اگر اس قسم کے کیس عدالتوں میں جائیں تو اس کے لیے بھی عدالتوں کو ایک معین مدت کے اندر فیصلہ کرنے کا پابند کیا جائے۔ عدالتی نظام کی متعدد خامیوں کی وجہ سے جو تاخیری حربے اختیار کیے جاتے اور سالہا سال تک عورتوں کو اپنا حق لینے کے لیے جن جاں گسل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے وہ شدید ظلم کی ایک صورت ہے جس میں عورت کو نجات دلانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

میٹرنی ہوم (زچہ بچہ کی سہولتیں) عام کی جائیں اور ہر محلے میں یہ نہ صرف قائم کیے جائیں بلکہ تربیت یافتہ

اسٹاف ان میں متعین ہو اور دیگر سہولتوں کا انتظام ہو۔ یہ عورت کے لیے موت و حیات کی کشمکش کا سنگین مرحلہ ہوتا ہے اس مرحلے میں عورت کے لیے سہولتیں مہیا کرنا بھی حکومت کی ذمہ داری اور اس سے پہلو تہی کرنا عورت پر سخت ظلم ہے جو عورت کی ہمدردی ظاہر کرنے والی حکومت کے لیے ناقابل معافی ہے۔ معاشرے میں جو عورتیں مطلقہ یا بیوہ ایسی ہوں کہ ان کی کفالت کرنے والا کوئی نہ ہو ان کے لیے شیئر ہوم بنانے کا شوق پورا کر کے ان کی آبرو مندانہ کفالت کا انتظام کیا جائے۔

کاروکاری کا سد باب کیا جائے۔ اس کا ارتکاب بڑے جاگیردار و ذیرے قسم کے لوگ کرتے ہیں۔ اپنی زمینوں، جاگیروں وغیرہ کو بچانے کے لیے نوجوان بچوں کی شادیاں قرآن کریم سے کرنے کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ بھلا قرآن کریم سے بھی کسی کا نکاح ہو سکتا ہے؟ یہ ذیرے اس ملک میں اس طرح عورت پر ظلم کرتے ہیں، کون سا عالم ہے جو اس ظلم کی حمایت کرتا یا حکومت کو اس کے سد باب کے لیے قانون سازی سے روکتا ہے؟

اسی طرح وئی کی جاہلانہ اور ظالمانہ رسم ہے کہ اپنے ناجائز ظلم کے بدلے میں کم سن بچیوں کی شادیاں بوڑھوں کے ساتھ کر کے اور معصوم بچیوں پر ظلم کر کے اپنے ظلم کا ازالہ کرتے ہیں۔ اس کے خلاف قانون سازی کیوں نہیں کرتے؟ کون سا عالم اس ظلم کی حمایت کرتا ہے؟

غیرت کے نام پر قتل کے خلاف سخت قانون بنائیں، کوئی عالم غیرت کے نام پر قتل کو جائز قرار نہیں دیتا۔ چند روز قبل ہیومن رائٹس آف پاکستان کمیشن کی رپورٹ اخبارات میں شائع ہوئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ ۲۰۱۵ء میں ۱۱۰۰ عورتیں غیرت کے نام پر قتل ہوئیں۔ جنسی تشدد میں بھی اضافہ ہوا جس میں بچے اور بچیاں اس کا شکار ہوئیں۔ (روزنامہ ”آواز“ ۲ اپریل ۲۰۱۶ء)

ان کے اسباب کا بھی خاتمہ فرمائیں جو بالکل واضح ہیں کہ نوجوان نسل ٹی وی کے فحش اور عشقیہ فلمیں اور ڈرامے دیکھ کر نہایت تیزی سے بے راہ روی کا شکار ہو



رپورٹ کیے جاتے ہیں مگر کیے بعد دیگرے آنے والی حکومتوں کی طرف سے اس ایٹو پر بے حسی کے سبب اس مسئلے کی اصل سنگینی اور اس کی سطح کا کچھ پتہ نہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اس سنگین مسئلے کے حل کے لیے کسی بھی حکومت نے ٹھوس اقدامات تک نہیں کیے۔

اے اے یو سروے میں امریکی یونیورسٹیوں میں جبری جنسی حملوں اور جنسی برے طرز عمل پر مبنی سروے سے قطع نظر یہ بات قابل ستائش ہے کہ کم از کم وہاں اس پر تشریح تو پائی جاتی ہے اور اس مسئلے کے حل کے لیے اقدامات بھی کیے جا رہے ہیں۔ سروے میں مجموعی طور پر ۱۱.۷ فیصد طلبہ نے بتایا کہ انہیں جبری طور پر جنسی حملے کے تجربے سے گزرنا پڑا جن میں جسمانی قوت یا جسمانی قوت کی دھمکیاں دی گئیں یا وہ بے بس ہو گئے۔ ان میں ۲۳.۱ فیصد طالبات بشمول ۱۰.۸ فیصد جنسی زیادتی کے عمل سے گزرنے والی طالبات شامل ہیں۔ ان حملوں پر یونیورسٹی کے حکام قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں یا دیگر اداروں میں رپورٹ کرنے والوں کی شرح کم ہے جو پانچ سے ۲۸ فیصد کے درمیان ہے کا انحصار حملے کی خاص نوعیت پر تھا۔

سروے کے مطابق جنسی حملے یا جنسی برے طرز عمل کے واقعہ کی رپورٹ نہ کرانے کی سب سے عام وجہ اس پر سنجیدگی سے مناسب توجہ نہ دینا ہے۔ دیگر وجوہات میں پریشانی اور شرمندگی سے بچنے کے لیے یا بہت زیادہ جذباتی مشکل بھی شامل تھی۔ یا یہ کہ ان کے خیال میں اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اس میں سے ۶ طلبہ (۶۳.۳ فیصد) کا خیال تھا کہ جنسی حملے یا جنسی برے طرز عمل کا یونیورسٹی کیسپس کے حکام سنجیدگی سے نوٹس لیں گے۔

### حرف آخر

پاکستانی عورت مسلمان ہے یہاں کا معاشرہ مسلمانوں پر مشتمل ہے پاکستانی ریاست کا سرکاری مذہب بھی اسلام ہے۔ ان تمام باتوں کا تقاضا ہے کہ پاکستانی عورت کے یہ حیثیت مسلمان جو حقوق ہیں وہ اسے اس کے مذہب اسلام کی رو سے ملنے چاہئیں اور حکومت کا بھی فرض یہ ہے کہ وہ اسلام کی روشنی میں ہی ان کے حقوق کا تحفظ کرے۔ اس سے انحراف پاکستانی عورت کی بھی حق تلفی بلکہ اس پر ظلم ہے اور حکومت بھی اپنے حلف سے انحراف کی مجرم ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ!

ان کے لیے چند شعبے بھی مخصوص کیے جاسکتے ہیں جن کی وہ تعلیم و تربیت حاصل کریں اور وہاں سے وہ مردوں سے الگ رہ کر خدمات سرانجام دیں۔ مثلاً تعلیم کا شعبہ ہے طب (ڈاکٹری) کا شعبہ ہے۔ اسی طرح اور بہت سے شعبے ایسے ہو سکتے ہیں جہاں وہ ستر و حجاب کی پابندی کے ساتھ مفوضہ فرائض انجام دیں۔

۲۱ فروری ۲۰۱۶ء کے روزنامہ ”جنگ“ لاہور میں ایک امریکی ادارے کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جو بشمول ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ کی ۲۷ نامور یونیورسٹیوں کے سروے پر مبنی ہے۔ اس میں مخلوط تعلیم کے نتیجے میں طالبات جس کثرت سے جنسی حملوں کا شکار ہوتی ہیں اس کی تفصیل ہے۔ یہ ان کے لیے نہایت چشم کشا رپورٹ ہے جو پاکستان میں مغربی ایجنڈے کے مطابق مخلوط تعلیم کو مسلط کیے ہوئے ہیں۔

### امریکہ کے مخلوط اعلیٰ تعلیمی اداروں کی بابت امریکی

#### ادارے کی سروے رپورٹ:

### امریکی یونیورسٹیوں میں ایک چوتھائی طالبات جنسی حملوں کا نشانہ بنتی ہیں۔ سروے

یونیورسٹیز (اے اے یو) امریکہ کی ۲۷ نامور یونیورسٹیوں بشمول ہارورڈ یونیورسٹی نے ایک سروے منعقد کیا تھا جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ایک چوتھائی طالبات یونیورسٹیوں کے کیسپس میں جنسی حملوں اور غلط طرز عمل کا نشانہ بنتی ہیں۔ اے اے یو نے ۲۷ امریکی یونیورسٹیوں کی ڈیڑھ لاکھ طالبات سے جنسی حملے اور جنسی غلط طرز عمل کے بارے میں اپنے اپنے تجربات بیان کرنے کے حوالے سے سروے کیا تھا جس کے نتائج جاری کیے گئے ہیں۔ سروے میں معروف یونیورسٹی کی ۲۳.۱ فیصد انڈرگریجویٹ طالبات کی اس سال ہر جگہ جنسی حملے اور برے طرز عمل کا نشانہ بننے کی گونج سنائی دی۔ جنسی ہراساں کرنا حملہ کرنا یا برا طرز عمل ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے جو مختلف شدت کے ساتھ تمام کمیونٹیز میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان کو بھی ایسے ہی مسائل کا سامنا ہے مگر ایسے سروے اور ریسرچ منعقد کرنے کے طریقہ کار کی غیر موجودگی میں اس مسئلے کی شدت کا اندازہ نہیں۔

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور مختلف سکولوں اور مدرسوں میں لڑکوں کے ساتھ ہونے والے واقعات بار بار

رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں ہی ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں کہ بعض لوگ ان کو دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پاتے اور غیرت میں آ کر اپنی بی بی، بہن یا بیوی کو قتل کر دیتے ہیں۔ یہ کام اگرچہ اسلامی غیرت ہی کا مظہر ہے تاہم نہ اسلام میں اس قتل غیرت کی اجازت ہے اور نہ کوئی عالم ہی اس کی حمایت کرتا ہے۔

اسی طرح جنسی تشدد بھی نہایت وحشیانہ حرکت ہے جس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اس کی وجہ بھی ٹی وی پروگرام اور فلمیں وغیرہ ہیں۔

ان کے اسباب کا خاتمہ اور اس قسم کے واقعات کے سد باب کے لیے قانون سازی یا موجود قوانین پر عمل داری یہ کس کا کام ہے؟ حکومت کے سوا یہ کام کون کر سکتا ہے؟ حکومت اپنی یہ ذمہ داری کیوں پوری نہیں کرتی؟

عورت کے چہرے پر تیزاب پھینک کر اس کو مردوں کے لیے ناقابل قبول بنانا نہایت سنگ دلانہ حرکت اور عورت پر بڑا ظلم ہے۔ علماء تو کہتے ہیں کہ فوجداری قانون میں اس قسم کے کاموں کی سزائیں موجود ہیں ان کو نافذ کریں بلکہ اسلام کے قانون قصاص پر عمل کرتے ہوئے ایسے ظالم مردوں کے چہروں کو بھی تیزاب سے جھلسا دیں۔ پھر دیکھیں کہ کوئی فرد اس ظلم کا ارتکاب کرتا ہے؟ ہمیں سونی صدیقین ہے کہ اس قانون قصاص پر عمل کی برکت سے ان شاء اللہ اس جرم کا سونی صد سد باب ہو جائے گا۔

عورتوں کی ”حمایت“ کرنے والے یہ مغرب زدگان کیا عورت کو اس ظلم سے بچانے کے لیے اس ظلم کی سونی صدیقینی علاج کی حمایت کریں گے؟ یا حکومت اس قانون قصاص کے نفاذ کے لیے تیار ہے؟

مخلوط تعلیم کا خاتمہ کر کے خواتین کے لیے الگ تعلیمی ادارے (کالجز اور یونیورسٹیاں) قائم کیے جائیں یہ بھی مسلمان عورت کا ایسا حق ہے کہ جس کا پورا کرنا ایک مسلمان مملکت کا فرض منہی ہے۔ اس کے بغیر عورت کو مردوں کی ہوس کاری سے بچانا ناممکن ہے۔

اسی طرح عورتوں کے لیے نصاب تعلیم بھی مردوں سے الگ مرتب کیا جائے تاکہ مسلمان عورت اپنے مقصد تخلیق اور فطری صلاحیتوں کے مطابق زیادہ بہتر طریقے سے ملک و قوم کی خدمت کر سکیں۔ علاوہ ازیں

## پاکستان یا بحرِ انستان ..... اب آگے بڑھیے!

تحریر: محمد ابرار ظہیر

اسے بد نصیبی کہیے یا ہمارے اعمال کی سزا کہ ہمارا وطن روز قیام سے لیکر آج تک بحرانوں میں ہی رہا ہے۔ بھارتی جارحیت کا بحران، معاشی تنگیوں کا بحران، بین الاقوامی قوتوں کے مفادات کی جنگ کا بحران، سیاستدانوں کی باہمی سرپھٹول کا بحران الغرض دنیا میں جتنے بھی بحران آسکتے ہیں اس ملک میں آتے رہے ہیں اور آ رہے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ مملکت خداداد ہے، شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ ہمیں ہر بحران سے یا نکال دیتے ہیں یا اس کے نتائج کو التوا میں ڈال دیتے ہیں، مشرقی پاکستان کا ہم سے جدا ہونا اس کی ایک مثال ہے۔ اگر ہم اس وقت کے حالات پر غور کریں تو آج کے حالات سے الگ نظر نہیں آتے۔ ایک وقت تک ہمیں مہلت دی گئی اور جب ہم نے اس مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ کی طرف رجوع نہ کیا، اپنی غلطیوں سے کنارہ نہ کیا تو نتیجتاً ہم سے ہمارے ملک کا ایک حصہ چھین لیا گیا۔ آج بھی ہم اسی طرح کے بحرانوں کا شکار ہیں، کچھ قوتیں وطن عزیز کے کچھ عناصر کو اس ملک کی باگ ڈور دینے کے لالی پاپ دے کر انہیں ہی اس ملک کی سلامتی کے خلاف استعمال کر رہی ہیں اور وہ عناصر تاریخی حقائق سے نظریں چرا کر شعوری یا لاشعوری طور پر پاکستان دشمن قوتوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں، آج جب پاکستان تاریخ کے ایک نازک دوراں پر کھڑا ہے ان حالات میں جمہوریت پر شب خون مروانے کے خواہشمند کس قدر بے چین ہیں کہ کب کوئی امپائر آئے اور ہمیں باری دے دے۔ پاکستان کو کیا نقصان ہوتا ہے انہیں اس کی پروا نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حکمران بھی کوئی فرشتہ نہیں ہیں، بے شمار غلطیوں کا ارتکاب کرتے رہے اور کر رہے ہیں، مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہیں ایک بار پھر مظلوم بننے دیا جائے۔ عوام الناس کے اجتماعی ضمیر پر اس سے بڑھ کر اور کیا عدم اعتماد ہو سکتا ہے کہ ان کے اعتماد کو ٹھیس لگائی جا رہی ہے اور اپنی خواہشات کو عوامی رائے کا نام دیا جا رہا ہے۔ آج جب کہ حکومت وقت اپنے تین سال پورے کر رہی ہے اس پر کوئی سینیٹل پاور پلانٹ کا کیس نہیں ظاہر

ہوا، ریلوے بھی بند ہوتا ہوتا ایک بار پھر ٹریک پر آگیا بلکہ اب تو نفع بخش بن چکا ہے، حج جیسے مقدس فریضے کی ادائیگی کے انتظامات میں ابھی تک کوئی کرپشن کا سیکنڈل نہیں نکل سکا۔ بلکہ قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس کے حوالے سے اخبارات میں یہ خبر چلی ہے کہ پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں نو کروڑ روپے کے حجاج کیلئے موبائل فون خریدے گئے تھے ان کا بل تو منظور بھی ہوا، کیش بھی ہوا مگر نہ تو موبائل خریدے گئے اور نہ دیئے گئے۔ اب اس کے ذمہ دار کون ہیں وہی جو آج قائد حزب اختلاف ہیں۔ بہر حال ان سب کے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور پاکستان کی ترقی کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کا انتظام کرنا چاہیے۔

آج بھی اس ملک کو جس سب سے بڑے بحران کا سامنا ہے وہ وزیر اعظم پاکستان اور ان کے اہل خانہ پر پانامہ لیکس کے بعد کرپشن کے الزامات میں انتہائی شدت آچکی ہے، اور ان الزامات پر وہ گرد اڑائی جا رہی ہے کہ حقائق کی تلاش میں کوئی کمیشن بنانے کی بات کی جائے تو کوئی جج صاحب تیار ہی نہیں ہوتے۔ کیونکہ گرد اڑانے والوں کا ایک مطالبہ ہے کہ ”ملزم“ کو صفائی کا موقعہ دیئے بغیر اس کے خلاف فیصلہ سنایا جائے، اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ جج صاحب بھی یکے ہوئے ہو گئے۔ مال لوٹنے والوں میں شامل ہوں گے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! چاہیے تو یہ تھا کہ نیب جیسے اداروں کی موجودگی میں کسی نئے کمیشن کی بات ہی نہ کی جاتی اور احتساب کا عمل ایک تواتر سے جاری رہتا۔ اس کی زد میں ہر کوئی رہتا مگر جب بات صرف اور صرف خواہشات کو ہی فیصلہ بنانے کی بن جائے تو پھر کہاں کے ادارے اور کون سے ادارے۔ اگر نیب جیسے ادارے بھی اپنی ساکھ بچا کر رکھتے اور کرپشن کے کمیز میں اپنی انکوائریوں کو شبت رکھتے اور بڑی بڑی مچھلیوں کو پلی بارگیننگ جیسے گندے کام کے ذریعے پاکیزگی کا سرٹیفکیٹ نہ دیتے تو شاید آج یہ صورتحال نہ ہوتی۔ ادھر حال یہ ہے کہ نیب نے اپنی کارکردگی کے حوالے سے کرپشن کیخلاف اپنے اقدامات اور تحقیقات کی

ایک رپورٹ سپریم کورٹ میں جمع کرائی ہے جس کے مطابق ملک میں کرپشن کی 638 انکوائریاں اور 336 کیسوں کی تحقیقات تفتیش کے مختلف مراحل میں ہیں۔ نیب نے کرپشن کیسوں میں ملوث افراد کے بیرون ملک فراہم کردہ کیلئے 401 افراد کے نام بھی ای سی ایل میں ڈلوائے ہیں جن میں سے 140 کا تعلق راولپنڈی سے ہے۔ نیب کی انکوائریاں کراچی، راولپنڈی، لاہور میں چل رہی ہیں، نیب کی تحقیقات اور انکوائریوں کے حوالے سے یہ شکایات عام ہیں کہ نیب کی تحقیقات آزادانہ نہیں ہوتیں۔ نیب کو حکومتی دباؤ میں رہ کر کام کرنا پڑتا ہے جس کا نتیجہ ہے کہ انکوائریوں کے اعداد و شمار تو قوم کے سامنے لائے جاتے ہیں لیکن اس امر سے آگاہی خال خال ہی سامنے آتی ہے کہ ان انکوائریوں کا نتیجہ کیا نکلا۔ زیادہ تر کرپشن کیسوں میں ملوث بڑے مگر چھوٹے سے پلی بارگیننگ کر کے انہیں کلین چٹ دے دی جاتی ہے جس سے کرپشن کر نیوالوں کے حوصلے مزید بڑھتے ہیں۔ مناسب ہوتا کہ نیب نے جہاں عدالت عالیہ کو اپنی انکوائریاں جلد مکمل کر لینے کی یقین دہانی کرائی ہے وہاں قوم کو بھی یہ آگاہی دی جاتی کہ اب تک نیب نے میگا کرپشن کے کتنے کیسوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچایا ہے۔ ملک کو کرپشن کی لعنت سے نپاک کرنا ہے تو اس ادارے کو حکومتی، سیاسی ہر طرح کے دباؤ سے بالاتر ہو کر کام کرنا ہو گا کہ اسی میں ملک کا فائدہ اور اسی میں ادارے کی ساکھ کا بچاؤ ہے۔

### عظمت اسلام پر وگرام بسلسلہ نفاذ اسلام

اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل جھنگ کے زیر اہتمام 14 مئی 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مرکز اہل حدیث میں بازار جھنگ صدر میں جناب مولانا قاری سعید محمد امیر تحصیل اٹھارہ ہزاری اور قاری شاہد ندیم محمدی جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل جھنگ درس قرآن مجید ارشاد فرمائیں گے۔ 21 مئی 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد دارالسلام اہل حدیث وارڈ نمبر 8 جھنگ شہر میں جناب مولانا قاری راشد ہاشمی خطیب حسن خان اور مولانا بدر نصیر سلفی درس قرآن مجید ارشاد فرمائیں گے۔ 28 مئی 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصی اہل حدیث سرکالونی نزد شوگر ملز نوہ روڈ جھنگ صدر میں مولانا پروفسر احسان العزیز چوہان اور ابوحنیفہ حافظ عبدالباسط بنوعمر درس قرآن مجید ارشاد فرمائیں گے۔

باہر جنگل سے سبق یاد کر کے واپس آتا تو بخاری پڑھنے والے بڑے بڑے طلبہ مجھے دیکھ کر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے۔ انہیں زہد و تقویٰ کا ملکہ والد بزرگوار حافظ محمد عظیم رحمہ اللہ سے ملا اس کے علاوہ والدہ مرحومہ کی تربیت بھی شامل تھی۔ فرماتے تھے کہ اباجی تہجد کے لیے اٹھتے تو مجھے بھی بیدار کر کے ساتھ لے جاتے۔ اس طرح بچپن سے ہی تہجد کی صفت رگ وریشے میں سرایت کر گئی۔ جب وہ مجھے یہ بات سنا رہے تھے اور والد گرامی کی وفات کا تذکرہ فرمایا تو زار و قطار رونے لگ گئے کہ تب مجھے کوئی تہجد کے لیے ساتھ لے جانے والا نہ رہا۔ مگر والدہ مرحومہ نے فرمایا کہ بیٹا بیٹی! اس عمل کو ترک نہ کرنا اور عمل کے تسلسل میں رکاوٹ نہ آنے دینا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس عمل میں کوتاہی سے بچائے رکھا۔

تہجد کی ادائیگی کی بنا پر لاہور خصوصاً کٹھیوں میں ٹھہرنا گوارا نہ کرتے۔ راقم مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ میں بارہ سال خطیب رہا، حضرت جب بھی کسی پروگرام یا مینٹنگ وغیرہ سے فارغ ہوتے تو رات میرے پاس آ کر مسجد میں گزارتے اور طلبہ کی بھی تربیت فرماتے۔

۱۹۸۲ء میں راقم سعودیہ چلا گیا اور ایک سال سے زائد عرصہ الریاض کے ملحقہ قصبہ الحرج میں امامت کے فرائض انجام دیتا رہا۔ جب واپس لوٹا تو ریٹرن ٹکٹ سعودیہ واپس بھیج دیا اور معذرت کر لی اور گلشن راوی میں ذاتی مکان بنا کر قیام کر لیا۔ آپ کے حکم پر گلشن راوی میں مسجد اقصیٰ کی تعمیر کے لیے پلاٹ خرید اجوائی کا مرکز تھا۔ دور دراز سے لوگ آپ سے وعدہ لے کر جاتے تو حضرت فرماتے کہ ”مجھے گلشن راوی سے لے لینا اور وہیں چھوڑ دینا۔“ رات واپس لاہور آتے چائے وغیرہ اگر ضرورت ہوتی تو پی کر مجھے کہتے کہ جاؤ تم سو جاؤ اور خود وضو کر کے تہجد پڑھنا شروع کر دیتے، مبادا سونے کی وجہ سے تہجد قضا ہو جائے۔ (یہ باتیں جملہ مغترضہ کے طور پر پہلے آگئیں)

حفظ قرآن کے بعد اپنے ہی مدرسہ میں ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد مدرسہ غزنویہ امرتسر میں داخلہ لیا۔ وہاں تحصیل جاری تھی کہ تقسیم ہند کا انقلاب برپا ہو گیا، پھر پاکستان میں تکمیل علم کے لیے گوجرانوالہ میں محدث العصر حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ سے سند فراغت حاصل کی، جبکہ آپ کے ساتھ مولانا محمد



سکتی تھی اور وہ بھی واقف کار ہی سمجھ سکتا تھا۔ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت ان کا کمال تھا۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے قریبی قصبہ راؤ خان والا میں حاصل کی، ذہانت کی وجہ سے اساتذہ کے محبوب تھے لیکن مذہبی عصیت کی بنا پر انہوں نے کوئی بات کر دی تو مدرسہ کو خیر باد کہہ کر گھر میں قرآن پاک حفظ کرنا شروع کر دیا۔ راقم کے بڑے حقیقی بھائی مولانا محمد یونس جن کے ساتھ مل کر حافظ صاحب رحمہ اللہ نے میری والدہ مرحومہ کا دودھ پیا تھا، انہوں نے پرائمری کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ اس نے موصوف کے سکول چھوڑنے پر ہمیز کا کام کیا۔

آپ کے والد گرامی حافظ محمد عظیم ولد نواب دین خاں کے دو بھائی اور تھے بڑے بھائی حاجی بلند خاں اور چھوٹے حافظ دوست محمد رحمہما اللہ تھے۔ سب سے بڑے بھائی زمینوں کی دیکھ بھال اور کاشت کاری کرتے تھے۔ بہت نیک، خدا ترنس، ذکر الہی میں مشغول رہتے، فکر آخرت کی وجہ سے آنکھیں اکثر نم رہتیں۔ زراعت پیشہ ہونے کے باوجود کبھی ان کی زبان پر گالی نہیں آئی تھی۔ چھوٹے بھائی حافظ دوست محمد رحمہ اللہ کو لوگ باکرامت ولی اللہ سمجھتے تھے۔ اپنے مکرم چچا حافظ دوست محمد سے قرآن پاک حفظ کیا۔ اس وقت میر محمد میں بخاری تک درس نظای پڑھایا جاتا تھا، آپ نے مجھے (راقم کو) بتایا کہ میں دوپہر تک باہر بارانی زمینوں میں درختوں کے سایہ میں بیٹھ کر سبق یاد کرتا تھا، جب کبھی سبق یاد نہ ہوتا تو میں اپنے آپ کو دھوپ میں کھڑا کر دیتا کہ جب تک سبق یاد نہیں ہو گا سایہ میں نہیں بیٹھوں گا۔ مسجد میں بیٹھ کر سبق یاد کرتا تو گہرے دوست آ کر کہتے کہ آؤ بھیلیں تو میں ان سے ہم کلام نہیں ہوتا تھا۔ اگر کسی سے کوئی بات ہو جاتی تو مجھے سبق یاد نہیں ہوتا تھا۔

زہد و تقویٰ:

حافظ صاحب علیہ الرحمۃ نے مجھے بتایا کہ جب میں

دنیا میں بہت لوگ آئے ان میں بزرگ ہستیاں اور عظیم ترین انبیاء و رسل تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ نفوس قدسیہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لیے منتخب فرمایا۔ خیر القرون کے بہت سے اہل اللہ دنیا میں تشریف لائے اور اپنے رب کے پاس چلے گئے، دنیا سے ان کو محبت نہ تھی۔ آخرت سے پیار کرنے والے جنت کے متوالے (من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ) کے مصداق تھے۔ مؤلف ریاض الصالحین علامہ نوویؒ نے عباد اللہ کی صفات بیان فرمائی ہیں:

إن لله عبادا فطنا

طلقوا الدنيا وخافوا الفتنا

”بلاشبہ اللہ کے بہت سے سمجھدار بندے ہیں

جنہوں نے دنیا کو چھوڑ دیا اور فتنوں سے ڈر گئے۔“

نظروا فيها فلما علموا

أنها ليست لحي وطننا

”اس (دنیا) میں غور کیا جب جان لیا کہ یہ دنیا

آزاد آدمی کا وطن نہیں۔“

جعلوها لجة واتخذوا

صالح الأعمال فيها سفنا

”اس کو سمندر سمجھ کر اس میں نیک اعمال کی کشتیاں

بنالیں۔“

بلاشبہ حضرت حافظ صاحب ان خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کے دل میں اللہ ذوالجلال کی محبت کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی وہ میرے بڑے رضامی بھائی تھے، اس ناطے سے جتنا قرب مجھے نصیب ہوا اور کسی کو نہیں ملا۔ حقیقتاً وہ میرے لیے مشفق باپ کی حیثیت رکھتے تھے اور وہ میرے مربی استاد بھی تھے۔ ان کے مزاج میں تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، حسن اخلاق کا وہ ایک نمونہ تھے۔ ان کی غصے کی حالت صرف چہرے سے دیکھی جا



یہی شرف پوری رحمہ اللہ بھی ہم سبق تھے۔ دونوں بزرگوں نے استاذ محترم سے فقہ فنون اور صحیحین پڑھیں اور استاذ محترم نے فرمایا کہ اس سال بخاری پڑھانے میں جو مزہ آیا زندگی بھر ایسی لذت نہیں آئی۔ اگر اپنے رب کی طرف سے مجھے کوئی سوال ہوا تو میں کہوں گا کہ میں نے تکئیں کو پڑھایا ہے۔ کتنے سعادت مند تلمیذ ان رشید تھے جن کے بارے میں اپنے استاذ کی یہ رائے ہو۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم وادخلھم الجنة الفردوس!

### خدمت دین کے مراحل:

رازم پرائمری سکول میں زیر تعلیم تھا تقریباً ۱۹۴۸-۴۹ء کا دور تھا جب آپ نے فارغ ہونے کے بعد اپنے گاؤں میر محمد میں تبلیغ دین اور تعلیم دین کا کام شروع کیا۔ پورے گاؤں میں ناظرہ قرآن کے لیے دعوت عام کا پروگرام بنایا۔ گاؤں کے دو جماعتی بزرگ مولانا محمد حسین اور مولانا محمد دین صاحب کو ہراول دستے کے طور پر سب سے آگے اور پیچھے گاؤں کے بچے ہوتے۔ دونوں بزرگ پنجابی کی نظم پڑھتے اور سارے بچے ان کے ہمنوا ہوتے۔ یہ پروگرام ہر جمعرات کو ہوتا تھا گاؤں کے ایک کنارے یعنی مسجد کھجور والی اہل حدیث سے شروع کرتے اور پورے گاؤں کا چکر لگا کر واپس اسی مسجد میں آ جاتے اس طرح پورے گاؤں سے بچے شامل ہو جاتے اور ایک جم غفیر بن جاتا۔

ہر چوک میں اس قافلے کو روک کر خود وعظ فرماتے اور لوگوں کو قرآن کی ناظرہ تعلیم کی دعوت دیتے۔ مرد اور خواتین بڑے شوق سے اپنے بچوں کو اس تعلیمی مشن میں داخل کر کے ساتھ ہی جانے کے لیے شامل کر دیتے۔ اس طرح دو تین سو بچے صبح وشام مدرسہ محمدیہ میں قرآن پڑھتے اور مغرب کے بعد نماز اور اذکار اذعیہ مسنونہ یاد کرتے۔ الحمد للہ! پورے گاؤں میں یہ تحریک چل پڑی آہستہ آہستہ تحفیف القرآن کی بنیاد رکھ دی گئی اور گاؤں کے بہت سے بچے قرآن کے حافظ بن گئے۔ پھر بیرونی بچوں کا داخلہ شروع کر دیا اور بیرونی بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی۔ بچوں کے کھانے کے لیے کوئی مطبخ نہ تھا لیکن گاؤں کے لوگوں نے سعادت سمجھ کر بچوں کو نہ صرف کھانا دیا بلکہ وہ ان کو دودھ وغیرہ بھی پیش کرتے۔ تقریباً ۱۹۵۱ء

میں ایک بہت بڑا سیلاب آیا کچی اینٹوں سے بنی کھجور والی مسجد سیلاب کی نذر ہو گئی۔ سیلاب کے بعد مسجد کی بنیاد پختہ اینٹوں سے رکھی گئی اب وہ عایشان مسجد بن چکی ہے۔ جہاں تحفیف القرآن کے ساتھ درس نظامی کا بھی اجراء ہو گیا ہے۔ پروفیسر حافظ محمد ایوب میاں محمد جمیل حافظ عبداللہ شیخو پوری مرحوم اسی چشمہ صافی سے سیراب ہونے والوں میں سے ہیں۔ درس نظامی پڑھنے والوں میں مولانا عبدالحلیم مرحوم جامعہ محمدیہ اوکاڑہ اور مولانا محی الدین سلٹی بھی اسی کے خوشہ چین ہیں۔ اس طرح یہ چشمہ ایلنے لگا تو اس کے اثرات پورے ضلع میں پھیلنے لگے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سرکردہ لوگوں نے پورے ضلع کا ایک مرکزی ادارہ بنانے پر غور و خوض کیا۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ یہ ضلعی ادارہ بنام دارالعلوم ضیاء السنہ قصبہ راجہ جنگ میں شروع کیا جائے۔ وہاں بڑی آب و تاب سے یہ ادارہ چلنے لگا یہ ادارہ حضرت حافظ صاحب کی نگرانی میں چل رہا تھا۔ شیطان نہیں چاہتا کہ دین کا کام آگے بڑھے۔ ایسی نظر لگی کہ چند سالوں کے بعد یہ ادارہ میر محمد منتقل ہو گیا۔ میر محمد میں یہ سفری ادارہ چند سال چلتا رہا راقم بھی تحصیل علم کے بعد آخری سال تدریسی فرائض انجام دیتا رہا۔

اس وقت مولانا حبیب اللہ لکھنوی بھی وہاں مدرس تھے اور احباب راجہ جنگ اس ادارہ کے فراق میں دلگیر تھے۔ چنانچہ قاری عبدالحلیم صاحب کے والد مرحوم حاجی محمد علی اور ماسٹر اختر صاحب دیگر احباب نے حضرت حافظ صاحب کے ساتھ مل کر ادارہ کی واپسی کی درخواست کی لہذا یہ ادارہ دوبارہ تقریباً ۱۹۶۱ء میں راجہ جنگ منتقل ہو گیا جس میں خود حافظ صاحب اور میں ان کے ساتھ تدریسی ذمہ داری نبھاتے رہے۔ راقم مسلسل دس سال وہاں درس نظامی پڑھاتا رہا۔ اسی دوران حضرت حافظ صاحب اور مولانا محمد یحییٰ شرف پوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو مولانا محمد اسماعیل سلٹی امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان اور محدث العصر حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ نے مشورہ دیا کہ ہماری جماعت کے راسخ العقیدہ افراد تبلیغی جماعت رانیوٹ میں جا کر عمل بالنہ کو ترک کر دیتے ہیں اور پھر اس کو پرکاش کی حیثیت نہیں دیتے اس کے سد باب کے لیے جماعت کے اندر اصلاحی پروگرام شروع کریں تاکہ عقیدہ توحید اور

عمل بالکتاب والسنہ کو تحفظ مل سکے۔ بعد ازاں بیکار ۱۹۷۱ء میں دونوں بزرگوں نے اس پروگرام کے لیے سفری مراکز بنا کر کام شروع کر دیا۔ الحمد للہ! جماعت کی اکثریت نے خوش آمدید کہا۔ اس کا طریق کار اس طرح تھا کہ احباب میں اعلان کر دیا جاتا کہ اس مہینہ کی آخری بدھ یا جمعرات کو فلاں شہر کی فلاں مسجد میں ہمارا دو روزہ پروگرام عصر سے شروع ہوگا۔ پھر لوگ ذوق و شوق سے کشاں کشاں چلے آتے ان سفری مراکز میں اس قدر جاذبیت تھی کہ ہر چھوٹا بڑا اس میں دلچسپی لیتا۔ ۱۹۷۱ء کے آغاز سے یہ سفر شروع ہوا اور پھر اسی سال موضع بونگہ بلوچاں کے نیک دل حاجی قطب الدین مرحوم نے اپنی خوش دلی سے تقریباً چار ایکڑ اراضی کا ایک ٹکڑا دے دیا جہاں صاحبین کے شیخ محدث العصر حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد رکھی۔ (اللہ تعالیٰ اس مسجد و مرکز کو تاقیامت آباد رکھے۔ آمین!)

ابتدا میں یہاں ہر قمری مہینہ کے دوسرے جمعہ کو ماہانہ اجتماع ہوتا لوگ اس قدر محبت اور اشتیاق سے آتے کہ جیسے عید پڑھنے کے لیے جاتے ہیں۔ لیکن اگلے اجتماع تک کوئی شخص نظر نہ آتا۔ یوں بقیہ دنوں میں مرکز غیر آباد رہتا۔ مرکز کی آبادی کے لیے دونوں بزرگوں نے غور و خوض کے بعد یہ طے کیا (جس میں غالب رائے مولانا محمد یحییٰ شرف پوری رحمہ اللہ کی تھی) کہ یہاں ایک تجوید کا مدرسہ قائم کیا جائے تاکہ خدمت قرآن کے ساتھ مرکز بھی آباد رہے۔ یہاں یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ تصحیح قرآن و تجوید قرآن کے سلسلہ میں حافظ صاحب نے بڑی محنت کی۔ میر محمد کے ابتدائی دور میں آپ نے اپنے میلان طبع اور دلچسپی کی بنا پر فن تجوید پر بڑا زور دیا حتیٰ کہ ایک تجویدی قاعدہ بنام ترتیل القرآن تصنیف فرمایا جس سے بہت سے سمجھ دار لوگوں نے استفادہ کیا اور اپنے شاگردوں کو لاہور لسوڑے والی مسجد میں داخل کرایا۔ قاری محمد یوسف نے وہاں رہ کر قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ سے تجوید پڑھی اور قاری عبدالرحیم صاحب نے قاری سید حسن شاہ سے علم تجوید حاصل کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ قراءت قرآن کی تصحیح میں آپ کو کس قدر فکر تھی۔ ترتیل القرآن کے نسخے ختم ہونے پر دوبارہ بڑی مدت کے بعد یہ ربانی قاعدہ کی شکل میں طبع ہوا جو اس وقت موجود ہے اور بعض

طب و صحت

خارش

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

خارش ایک معروف عام اور متعدی مرض ہے۔ اس کی دو عام اقسام ہیں: خشک وتر۔ ”خارش خشک“ میں جسم میں شدید خارش ہوتی ہے اور کھجانے میں عجیب سا لطف و سرور محسوس ہوتا ہے۔ کھجاتے کھجاتے آدمی بے چین ہو جاتا ہے اور بعض اوقات تو کھجاتے ہوئے خارش والے مقام سے خون نکل آتا ہے۔ خارش کی اس قسم میں آبلے نہیں پڑتے اور نہ ہی کھجانے سے پیپ نکلتی ہے۔

”خارش تر“ میں ہاتھوں کی انگلیوں کی گھائیوں میں چھوٹی چھوٹی آبلہ دار پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ گاہے رانوں پر بھی آبلے پڑ جاتے ہیں جن میں شدید خارش ہوتی ہے اور کھجانے پر پیپ نکل آتی ہے جس کے دوسری جگہ لگ جانے سے مزید دانے اور آبلے پڑ جاتے ہیں اور ایسے آبلے مل کر بڑے آبلے بن جاتے ہیں جن میں شدید قسم کی خارش ہوتی ہے۔ اس میں سب سے پریشان کن صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر ایک ہار کھانا شروع کیا جائے تو پھر یہ سلسلہ کوشش و خواہش کے باوجود نہیں رکتا۔

خارش عام طور پر موسم بہار میں لاحق ہوتی ہے۔ جبکہ موسم گرما کا آغاز ہونے والا ہوتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ موسم سرما میں وہ مواد جس کا جسم سے اخراج ضروری ہے وہ سردی کے باعث جسم میں بند ہو کر رہ جاتے ہیں جب موسم گرما کے شروع ہونے پر جلد کے مسامات کھلتے ہیں اور جمع شدہ مادہ اگر کم خارج ہو یعنی پسینہ کم آئے تو پھر یہ جسم میں خارش پیدا کر دے گا۔ لہذا جو لوگ موسم سرما میں گرم اشیاء بہت استعمال کرتے ہیں اور جسمانی صفائی کا خیال نہیں کرتے وہ افراد زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ خارش چونکہ وبائی مرض ہے اس لیے با آسانی ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ گھر والے محلہ دار اور شہر دار متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس لیے خارش کے مریض کو اپنے کپڑے اور برتن الگ رکھنے چاہئیں۔ خارش کا مریض روزانہ غسل کرے اور کپڑے تبدیل کرے۔ گرم اشیاء کا

## جناب مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا مکتوب گرامی ..... جناب مولانا سعید احمد بھٹی کے نام

مکرمی و محترمی جناب سعید احمد بھٹی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ و رعاه! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... مزاج شریف!

برصغیر ہند و پاک کے مایہ ناز مورخ و فقیہ، ممتاز عالم دین مولانا محمد اسحاق بھٹی کے سانحہ ارتحال کی خبر نہ صرف جماعت اہل حدیث پاکستان بلکہ دنیا کے گوشے گوشے میں بسنے والے مسلک سلف سے وابستہ ہر فرد بشر پر بجلی بن کر گری اور عالمی سطح پر جماعتی، علمی و ادبی حلقوں میں غم و اندوہ کی لہر دوڑ گئی۔ ان کی وفات جماعت و ملت اور علمی و ادبی دنیا کا عظیم خسارہ ہے اور اس دور قحط الرجال میں ایسی عبقری و نابغہ روزگار شخصیت کا دنیا سے رخصت ہو جانا امت مسلمہ کے لیے کسی بڑی مصیبت سے کم نہیں۔ نیز ان کے سانحہ ارتحال سے ایسا علمی خلاء واقع ہو گیا ہے جس کا پر ہونا بظاہر بڑا ہی مشکل نظر آتا ہے۔

علمی، دینی، دعویٰ، سماجی، سیاسی، صحافتی، نیز تصنیفی و تالیفی جملہ میدانوں میں ان کی خدمات ممتاز اور بے مثال ہیں۔ آزادی، تحریر و تقریر کی تحریک میں ان کی فعال شمولیت اور گرفتار ہو کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا جانا ان کی مجاہدانہ شخصیت کا پتہ دیتا ہے۔ وقت کے تمام علماء کبار و علمی شخصیات عظام سے ان کے مراسم اور ان سے بھرپور استفادہ ان کے اعلیٰ علمی شوق و ذوق کا غماز ہے۔ پون صدی پر محیط موصوف کی سیر و سواح پر مشتمل تصنیفی و تالیفی خدمات اور پچاس ہزار سے بھی زائد صفحات پر پھیلا ہوا علمی، ادبی و تاریخی اثاثہ ان کا ایسا ناقابل فراموش کارنامہ ہے جس کی پاک و ہند کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ وہ ایک خاکہ نگار بھی تھے اور صاحب طرز انشائیہ نگار بھی۔ چنانچہ انہیں ملک و بیرون ملک علمی و ادبی حلقوں میں لاجواب پذیرائی حاصل ہوئی۔ سیر و سواح پر آپ کو ایسا ملکہ رب کائنات نے ودیعت کیا تھا کہ جس شخصیت پر لکھتے اس کا پورا سراپا قاری کے سامنے رکھ دیتے۔ زبان سلیس اور اسلوب ادبیانہ تھا۔ حافظہ کی دولت سے اللہ نے آپ کو خوب نوازا تھا۔ پوری زندگی اپنے زاویہ فکر کے مطابق حرکت و عمل کے مختلف میدانوں میں مصروف تنگ و تاز رہے۔ آپ اپنی سیر و سواح اور تاریخی تصنیفات کی بدولت علمی حلقوں میں مورخ عصر کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ ان کی شہرہ آفاق کتاب ”فتہا ہند“ کے علاوہ نقوش عظمت رفتہ بزم ارجنداں گلستان حدیث کاروان حدیث، دبستان حدیث اور اہل حدیث خدام قرآن وغیرہ ان کی شاہکار تصنیفات ہیں جن میں انہوں نے ہندو پاک کے مشاہیر علماء و شخصیات کے سوانحی خاکے اور ان کے کارناموں سے ہر عام و خاص کو روشناس کرایا۔ ان کا یہ اہم کام علماء عصر کی علمی تاریخ میں ناقابل فراموش اضافہ ہے۔

ان کے سانحہ ارتحال سے نہ صرف آپ کے اہل خانہ اور دیگر اعزہ و اقرباء پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا بلکہ پوری جماعت اہل حدیث ان کی جدائی کا غم جھیل رہی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے جملہ ذمہ داران ارکان و کارکنان اس غم و الم کی گھڑی میں آپ نیز جملہ خویش اقارب کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور رب العالمین سے دعا گو ہیں کہ وہ ان کے ساتھ رحمت و مغفرت کا معاملہ کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز جملہ پسماندگان و متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!..... والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیر اندیش/ اصغر علی امام مہدی سلفی ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہندوستان

آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر چھان کر اس میں شربت عنب دو چمچے ملا کر صبح و شام لی لیا جائے۔

خط و کتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطب ہمدرد

حکیم سوہدروی علامہ اقبال ٹاؤن - لاہور فون 042-37803520

استعمال کم سے کم کرے۔ سبز ترکاریاں، مریح مصالحات کے بغیر استعمال کرے۔ میٹھی اشیاء کم استعمال کی جائیں۔ ذیل کا نسخہ خارش کی دونوں اقسام میں موثر ہے: گل مندی چھ گرام، چرائیہ چھ گرام، شاترہ چھ گرام

## منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل..... خیرات میں جُہ و دستار نہیں ملے

**تحصیل جڑانوالا میں ڈویژنل بیداری ملت کانفرنس فیصل آباد کے حوالے سے تقریب پزیرائی**

مورخہ ۹ مئی بروز سوموار ڈیفنس دیو ہاؤسنگ کالونی جڑانوالا میں ڈویژنل بیداری ملت کانفرنس فیصل آباد کے حوالے سے تقریب پزیرائی منعقد کی گئی جس کی صدارت امیر تحصیل جناب میاں منیر احمد بھٹی نے کی۔ جب کہ مہمان اعزاز کے طور پر مجاہد ملت مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان و سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب شریک ہوئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں حضرت مولانا عبدالرشید حجازی امیر ضلع فیصل آباد قاضی ریاض قدیر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ اور حافظ محمد عمران تبسم صدر اہل حدیث پوتھ فورس صوبہ پنجاب شامل تھے۔ اس موقع پر ڈیفنس دیو ہاؤسنگ کالونی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث جڑانوالا کے زیر انتظام مسجد ہاجرہ کریم اہل حدیث کا قائدین کے دست مبارک سے سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ اس موقع پر ہونے والی تقریب میں مولانا محمد نعیم بٹ نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ جماعتی زندگی ایک بلڈنگ کی مانند ہے جو بھی شخص گزرتا ہے بلڈنگ کی تعریف کرے گا کہ کیا خوبصورت عمارت ہے، سینٹ سر یا اینٹیں ریت بگری تمام میٹریل اپنی اپنی جگہ پر فٹ ہے اور اگر تمام میٹریل راستے میں بکھرا پڑا ہو جو صرف اور صرف گزرنے والے کے لیے اذیت کا باعث ہے تو ہر گزرنے والا برا بھلا کہہ کر گزر جائے گا کہ یہ کتنا اذیت کا باعث ہے بنانے والے کو برا بھی کہے گا اور کہے گا کہ جانے کب اس اذیت سے چھٹکارا ملے گا۔ یہی مثال جماعتی وابستگی کی ہے اگر ہر شخص اپنی اپنی جگہ اپنا اپنا کام پوری ایمانداری سے انجام دے گا تو جماعت کے وقار اور عزت میں اضافہ ہوگا۔ اس وقت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان صرف اہل حدیث کی ہی سب سے بڑی نمائندہ جماعت نہیں بلکہ تمام مذہبی جماعتوں میں اس کا قد اور وقار دوسری جماعتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کے لیے جہاں امیر محترم پروفیسر ساجد میر کی شبانہ روضہ کی مختص شمول ہیں وہاں ایک ایک

کارکن کا اس میں کردار بھی ہے۔ اسی طرح کانفرنس کے حوالے سے ہم نے قوم کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ امت فرقہ واریت کی لعنت سے نکل کر کتاب و سنت کی جانب لوٹ آئے اور آج کی یہ تقریب پزیرائی ان ساتھیوں کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے منعقد کی جارہی ہے جنہوں نے کانفرنس کی کامیابی کے لیے ان تھک محنت کی۔ انہوں نے کانفرنس میں بھرپور شرکت پر تحصیل جڑانوالہ کے امیر میاں منیر احمد بھٹی اور ان کے رفقاء کو خراج تحسین بھی پیش کیا اور ایوارڈ حاصل کرنے والوں کو مبارکباد بھی دی۔

پاکستان بھر میں ورکروں کے دلوں کی دھڑکن مجاہد ملت امیر ضلع فیصل آباد جناب حضرت مولانا عبدالرشید حجازی جو بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کے ناظم بھی تھے، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ورکر جماعت کی شان ہے۔ انہوں نے امیر تحصیل میاں منیر احمد بھٹی کو اس پر وقار تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ ہم بھی رمضان المبارک سے پہلے ایک ایسی ہی ڈویژنل تقریب ضرور منعقد کریں گے جس میں اضلاع کے ذمہ داران کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے مسجد کی تعمیر کے لیے جگہ دینے کی اہمیت پر ایک شاندار تاریخی واقعہ سنایا۔ امیر ضلع نے یہ جگہ مسجد کے لیے دینے والے جناب شیخ یوسف اور ان کے خاندان کے لیے دعا کی۔

اس موقع پر جناب قاضی ریاض قدیر (نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ) نے بھی خطاب کیا اور اسی طرح اہل حدیث پوتھ فورس صوبہ پنجاب کے صدر جناب حافظ عمران تبسم نے پروگرام کی غرض و غایت بیان کی۔ مہمانان گرامی کے خطابات کے بعد اعزازی ایوارڈ معزز مہمانوں کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔ اس پروگرام کی کیمپنگ کی ذمہ داری حافظ ابوبکر پٹوی سینئر نائب ناظم تحصیل جڑانوالا نے ادا کی۔ ایوارڈز حاصل کرنے والے حضرات کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔۔۔

جناب محمد امین کی سرپرست مرکزی جمعیت تحصیل

جڑانوالہ، جناب عبدالرؤف ربانی پریس سیکرٹری تحصیل جڑانوالہ، جناب زکریا نذیر صدر اہل حدیث پوتھ فورس جڑانوالہ، جناب قاری یعقوب ربانی نائب امیر تحصیل جڑانوالہ، جناب احمد وقاص ظہیر سینئر نائب ناظم مرکزیہ ضلع فیصل آباد، جناب مولانا عبدالرشید ضیاء ناظم تبلیغ ضلع فیصل آباد، جناب حبیب اللہ عطار ناظم مالیات ضلع فیصل آباد، جناب شعیب حامد ناظم تھانہ ستیانہ، جناب پروفیسر عتیق امجد، جناب حافظ عبداللہ عتیق، جناب قاری افضل امیر بچیانہ، جناب قاری عارف 70 گ ب رتی رتہ، جناب قاری ابراہیم مجوراس کھڑیانوالہ، جناب رانا وسیم 53 گ ب ڈھیاں، جناب ملک بشیر احمد 53 گ ب ڈھیاں، جناب امانت پہلوان امیر حلقہ تھانہ کھڑیانوالہ، جناب عبدالرؤف جٹ منڈی روڈالہ، جناب رانا ثناء اللہ 115 گ ب، جناب صوبیدار سلمان 114 گ ب، جناب اکبر گل سٹی جڑانوالہ، جناب بابا جی میاں فاروق 60 گ ب، جناب منیر احمد 54 رب سرہالی، حافظ ابوبکر پٹوی سینئر نائب ناظم تحصیل جڑانوالہ۔

مقامی احباب کے بعد مرکزی قائدین کو کانفرنس کی کامیابی کیلئےقلیدی کردار ادا کرنے پر خصوصی شیلڈز دی گئیں۔ سب سے پہلے جناب قاضی ریاض قدیر کو بہترین معاونت کا ایوارڈ دیا گیا۔ ان کے بعد جناب حافظ عمران تبسم کو کانفرنس کیلئے پوتھ کو متحرک کرنے پر ایوارڈ دیا گیا۔ ان کے بعد جناب میاں محمود عباس کا ایوارڈ برائے حسن کارکردگی جناب حافظ عمران تبسم نے وصول کیا۔ ان کے بعد تمام معزز مہمانوں نے مل کر جناب میاں منیر احمد بھٹی امیر تحصیل جڑانوالہ کو بہترین کارکردگی کا ایوارڈ دیا۔

اس کے بعد امیر ضلع جناب مولانا عبدالرشید حجازی کو کانفرنس کے لیے بہترین کوششیں کرنے پر ایوارڈ دیا گیا اور آخری شیلڈ مہمان ذی وقار مولانا محمد نعیم بٹ صاحب کی خدمت میں پیش کی گئی۔ تمام شرکاء کا میاں منیر احمد بھٹی نے شکریہ ادا کیا۔ تمام شرکاء کو کھانا پیش کیا گیا۔ پھر سبھی احباب نے مل کر جامع مسجد ہاجرہ کریم کا سنگ بنیاد رکھا۔ یوں مغرب کے وقت یہ خوبصورت تقریب اختتام کو پہنچی۔

## دعوتِ اکیڈمی اسلام آباد سے ائمہ و خطباء کی مرکزی سیکرٹریٹ آمد

یہ چار اپریل کی قدرے کم گرم دوپہر کی بات ہے۔ پیغام ٹی وی اور مرکزی جمعیت کے مرکزی دفتر لاہور میں اسلام آباد سے ائمہ اور خطباء کا ایک وفد تشریف لایا۔ یہ وفد دعوتِ اکیڈمی اسلام آباد کے ایک تربیتی پروگرام سے متعلق تھا۔ معروف سکالر ڈاکٹر سہیل حسن صاحب کی سربراہی میں وفد دعوتِ اکیڈمی کے کئی قابل قدر پروگراموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ملک بھر سے منبر و محراب سے تعلق رکھنے والے معاشرے کے جلیل القدر ائمہ کو وقتاً فوقتاً تربیتی پروگراموں کے سلسلے میں اکٹھا کیا کرتی ہے۔ جس سے ملکی صورتحال سے آگاہی بخشی اور مذہبی و مسلکی رواداری کو فروغ دینے جیسے عظیم مقاصد حاصل کئے جاتے ہیں۔ یہ وفد اس طرز کے 89 ویں پروگرام سے تعلق رکھتا تھا اور اس میں کل 35 ائمہ و خطباء حصہ لے رہے تھے۔ پروفیسر عبدالحنان حامد صاحب اس گروپ کے کوآرڈینیٹر اور ذمے دار تھے۔ اس طرح کے دو وفد پہلے بھی پروفیسر احمد صاحب کی قیادت میں تشریف لائے تھے۔ عبدالحنان زاہد صاحب نے ٹی وی اور مرکزی جمعیت کی انتظامیہ سے رابطہ کرنے اور رابطہ رکھنے میں نہایت مستعدی اور ذمے داری کا مظاہرہ کیا تھا۔ وہ بروقت ہر طرح کی اطلاع کا تبادلہ یقینی بناتے رہے تھے۔ مرکزی جمعیت کی طرف سے نائب ناظم دفتر محترم عبدالرحیم قریشی صاحب اور پیغام ٹی وی کی جانب سے ریسرچ سکالر میاں عتیق الرحمن برادر نے اس سلسلے میں کوشش کی تھی۔ بہر حال پھر وہ دوپہر آگئی کہ جب گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر سمیت پاکستان کے تمام صوبوں سے آئے مساجد اور منبر و محراب سے تعلق رکھنے والے 35 نفوس وفد دعوتِ اکیڈمی کی ذمہ دار قیادت میں تشریف لے آئے۔ صوبہ پنجاب سے مولانا حافظ ذیشان احمد، صوبہ سندھ سے مولانا علی محمد بروہی، صوبہ کے پی کے سے مولانا سلیم اکبر، بلوچستان سے مولانا محمد حنیف، آزاد کشمیر سے مولانا محمد نصیر اور گلگت بلتستان سے مولانا آفاق احمد میر صاحبان کی قیادتوں سے یہ خوبصورت لڑی ترتیب پائی تھی۔

نمازِ ظہر کا وقت تھا۔ نماز ادا کرنے کے بعد پیغام ٹی وی کے دفاتر کا وزٹ ہوا۔ ہر شعبے کے بارے میں معزز مہمانوں کو بریفنگ دی گئی۔ بعد ازاں پیغام آڈیو ریم میں ایک مجلس کا اہتمام کیا گیا۔ یہاں حاضرین کو پیغام کی پریزنٹیشن دکھائی گئی۔ فرداً فرداً سب ساتھیوں سے تعارف بھی حاصل کیا گیا۔ مہمان اپنے اپنے علاقے اور نام سے آگاہ کرتے گئے۔ وفد کے کوآرڈینیٹر پروفیسر عبدالحنان حامد صاحب نے اپنے اس تربیتی پروگرام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس مختصر تمہیدی گفتگو کے بعد مرکزی جمعیت کے ناظم اعلیٰ اور پیغام ٹی وی کے چیف آپریٹنگ آفیسر حافظ ندیم احمد صاحب اور دیگر تشریف رکھتے تھے۔ ناظم اعلیٰ صاحب نے پہلے تو سارے شرکاء اور وفد دعوتِ اکیڈمی کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے ایسے خوبصورت اور مفید پروگرام ایک تسلسل سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پھر اپنی پرمغز گفتگو میں مسلکی رواداری، امت کو درپیش چیلنجز اور اتحاد امت کے حوالے سے بڑے دردِ دل سے گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ٹی وی کسی ایک جماعت یا مسلک کا نہیں بلکہ سارے مسلمانوں کے لئے دعوت کا ایک جامع پلیٹ فارم ہے، یہاں سارے مسالک کے قابلِ قدر علماء گفتگو اور ریکارڈنگ کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ الحمد للہ! ہماری طرف سے سبھی کو دعوت دی جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کبھی یہ مت سوچیں کہ ایک اکیلا آدمی یا اکیلی جماعت کیا کر سکتی ہے؟ ایک شخص بھی کبھی امت ہوتا ہے، جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ایک شخص ہی کبھی پوری امت کا دھارا بدل دیتا ہے، جیسے امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ۔ انہوں نے کم عمری کی شادی کے بل کے حوالے سے بطور ترغیب قومی اسمبلی کی مذہبی کمیٹی میں اپنے کردار کا تذکرہ کیا کہ کس طرح آپ کی کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے امت پاکستان کو ایک دینی مسئلے میں سرخرو کیا اور اس

سلسلے میں کسی بھی آزمائش سے محفوظ رکھا۔ آپ کا فرمانا تھا کہ ایک شخص اگر درست جگہ پر بیٹھا ہو تو یقیناً وہ بہت کارآمد ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنے مشترکات کے حوالے سے اکٹھے ہونے کی ضرورت ہے۔ کوئی نماز جس بھی طریقے سے پڑھے، دلیل کی بنیاد پر اس پر بات ہونی چاہیے مگر اسے تفرقے اور اختلاف کا ذریعہ نہیں بنالینا چاہیے۔ بہر حال موقع کی مناسبت سے یہ ایک نئی تلی اور پرمغز گفتگو تھی اور حاضرین پوری توجہ اور انتہاک سے اسے سماعت کرتے رہے۔

بعد ازاں مرکزی جمعیت کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ اور دانش ور جناب نعیم بٹ صاحب نے گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے کئی اہم شخصیات کی مجلس میں بیٹھنے کا موقع مل چکا ہے۔ میں وزیر اعظم کی مجلس میں بھی بیٹھ چکا ہوں لیکن آج جو لطف اور لذت مجھے آپ لوگوں کی مجلس میں بیٹھ کے حاصل ہو رہی ہے وہ ایک جدا چیز ہے اور سب سے الگ اور اعلیٰ معاملہ ہے۔ اگرچہ میری آپ سے آج پہلی ملاقات ہے، اگر یہ ملاقات نہ بھی ہوتی تو بھی میرا آپ سے ایک رشتہ تھا، وہ رشتہ اسلام اور ایمان کا رشتہ ہے، جسے دنیا کی کوئی رکاوٹ ختم نہیں کر سکتی۔ انہوں نے بڑی دل سوزی اور تفصیل سے باہمی رواداری، مسلکی ہم آہنگی اور علمائے کرام کی ذمے داریوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کئی دلچسپ مثالیں اور حکایتیں بھی بیان کیں۔ ان کے چہرے کی روشنی اور محبت میں بھیگا لہجہ دیدنی تھا۔ گویا کہ وہ چاہتے تھے اپنے دل کی ساری باتیں آج ہی کہہ ڈالیں۔ حاضرین بھی ان کی باتوں کا خوب رسپانس دے رہے تھے۔ کبھی کبھی تو صورتحال کسی عوامی جلسے کی طرح پر جوش ہو جاتی۔ بہر طور آنجناب کی گفتگو کے بعد بطور ریسرچ ڈیپارٹمنٹ ہیڈ، کے اس خاکسار نے اپنے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ یوں ظہرانے کے بعد یہ مبارک وفد ہمارے دلوں میں ہمیشہ کے لئے اپنے نقوش چھوڑ کر تشریف لے گیا۔ اللہ ان مہمانانِ گرامی قدر سے اور ہم سب سے اپنے دین کا خوب کام لے اور پھر اپنی جناب میں قبول بھی فرمائے۔ اللہم آمین!

**رپورٹ: جناب محمد یوسف سراج**



## عمرہ پر روانگی

معروف نعت خواں حافظ فداء الرحمن طیب عمرہ کی سعادت کے لیے 11 مئی 2016ء کو سعودیہ روانہ ہو گئے، ان کی واپسی 31 مئی کو ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ لہذا 11 مئی سے 31 مئی 2016ء تک پروگراموں کے لیے معذرت۔  
منجانب: محمد یٰسین طہ

## رحیم یار خاں کی تبلیغی سرگرمیاں

زیر امارت: مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل رحیم یار خاں زیر نظامت: صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خاں  
4 مارچ 2016ء خطبہ جمعہ جامع مسجد مبارک اہل حدیث مسلم بازار میں مولانا محمد ریحان بیگ (آف راجن پور) نے ارشاد فرمایا۔  
4 مارچ بعد نماز مغرب جامع مسجد بیت المکرم اہل حدیث ڈی ساگی میں صاحبزادہ مولانا حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

11 مارچ کا خطبہ جمعہ مبارک مسجد اہل حدیث مسلم بازار شی رحیم یار خاں میں مولانا محمد ریحان بیگ نے ارشاد فرمایا۔  
11 مارچ بعد نماز عشاء جامع مسجد توحید اہل حدیث بستی نورے والی میں مولانا صاحبزادہ حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

11 مارچ کا خطبہ جمعہ جامع مسجد محمدی اہل حدیث فتح پور پنجابیاں تحصیل رحیم یار خاں میں مولانا صوفی عبدالرحمن جٹ سرپرست تحصیل رحیم یار خاں نے ارشاد فرمایا۔

12 مارچ 2016ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد الکوثر اہل حدیث سیٹلائٹ ٹاؤن شی رحیم یار خاں میں مولانا محمد یونس محمدی (خطیب مسجد بیت المکرم) نے درس قرآن وحدیث ارشاد فرمایا  
13 مارچ 2016ء بعد نماز مغرب جامع مسجد توحید اہل حدیث بستی نورے والی میں قاری غلام سرور صاحب کی دعوت پر امیر تحصیل مرزا افتخار بیگ نے درس حدیث ارشاد فرمایا۔

14 مارچ 2016ء کو جامع مسجد عاکشہ صدیقہ میں جناب قاری اختر سلفی کی دعوت پر صاحبزادہ حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری نے درس ارشاد فرمایا۔

## درخواست دعائے صحت

قاری محمد عارف ربانی خطیب چک 70 گ ب رتی رتا فیصل آباد جوڑوں کے درد کی وجہ سے صاحب فرش ہیں۔ قارئین کرام ان کی صحت کاملہ ودعا جلد کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔  
دعا گو: عبداللہ عابد بلوچ جڑانوالہ

# اخبار الجماعۃ

انہوں نے اہل ایمان و اہل علم کی شان و مقام درجات صحابہ اور اسلاف کے واقعات سے سامعین کو خوب محظوظ کیا۔ الحمد للہ! یہ جامعہ درج ذیل شعبہ جات میں مصروف عمل ہے:

- ① شعبہ تحفظ القرآن ② شعبہ درس نظامی
- ③ شعبہ اسلامیہ کالج ④ کمپیوٹر لیب
- ⑤ شعبہ طالبات ⑥ شعبہ تحقیق وتصنیف
- ⑦ لائبریری ⑧ دعوت و تبلیغ
- ⑨ شارٹ کورسز ⑩ شعبہ ناظرہ

20 اساتذہ کاشاف

250 طلبہ کی تعلیم وترتبت میں شب و روز کوشاں ہیں۔  
الحمد للہ! جامعہ کی ذیلی شاخیں بھی قائم ہو چکی ہیں۔

- ① دار القرآن کوڑے سیال
- ② ریاض الحدیث للطالبات
- ③ مسجد توحید اہل حدیث

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور آپ احباب کے تعاون سے یہ جامعہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اللہ تعالیٰ اس کو تاقیامت آباد رکھے اور مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین  
رپورٹ: عنایت اللہ مین مدرس راجوال شعبہ نشر و اشاعت

## ضروری اطلاع

وفاق المدارس السلفیہ کا سالانہ امتحان 16 مئی 2016ء سے شروع ہو رہا ہے جس کے لیے پورے ملک میں تمام امیدواروں کو رول نمبر جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جس امیدوار کو رول نمبر سلسلہ نل سکی ہو فوری طور پر زیر دستخط سے رابطہ کریں۔ امتحان 26 مئی 2016ء تک جاری رہے گا۔  
پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی 0321-9451606  
کسٹرو لرامتحانات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

## سعودی عرب روانگی

شیخ الحدیث پروفیسر سلیمان خاں خطیب مسجد سر فراز کینٹ گوجرانوالہ عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ لاہور ایئر پورٹ پر مولانا تاج محمد صدیقی، قاری مصطفیٰ ظہیر اور حافظ موتی سلیمان و دیگر احباب جماعت نے انہیں الوداع کیا۔

منجانب: مرکزی جمعیت اہل حدیث شی گوجرانوالہ

## 53 ویں تقریب بخاری شریف دارالحدیث راجوال

یہ ادارہ الحمد للہ سلفی اقدار کا حامل ملک کے قدیم مدارس میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ اس سال یکم مئی 2016ء اتوار کو تقریب بخاری کا انعقاد کیا گیا جس کے انتظام و انصرام میں اساتذہ و طلبہ کا کردار قابل تحسین ہے۔ مدرسہ اور مسجد کے صحن کو تعلیم وترتبت و اخلاقی ودعوتی عبارتوں یعنی فلکسز سے خوب سجایا گیا۔ اسٹیج کے ماحول کو گلہستوں اور ترسیلی کلمات سے ایسا آراستہ کیا گیا کہ یقیناً سارا ماحول دیدنی تھا۔ یہ پروگرام دونوں نشستوں پر مشتمل تھا۔ اسٹیج سکرین کی فرائض محترم پروفیسر جواد حیدر لکھوی نے سرانجام دیئے۔ بعد نماز عصر جس کا آغاز تلاوت و فطم سے کیا گیا پھر معروف خطیب مولانا عبدالمنان راسخ نے صحیح بخاری کی روشنی میں عقیدہ الحمدیث کی صداقت و امتیازی مسائل خوب واضح کیے اور پھر سیرت بخاری کے لیے ڈاکٹر حافظ عبدالرحمن یوسف حفظہ اللہ شیخ الجامعہ نے امام بخاری کی سیرت و بصیرت اور فقاہت پر اور صحیح بخاری کی اہمیت و افادیت پر عالمانہ بحث کی۔ نماز سے قبل سامعین کے لیے پر تکلف کھانے کا انتظام تھا اس کے منتظم شیخ محمد رفیق زاہد و مدیر التعليم شیخ حافظ محمد عدنان صاحب نے اپنی پوری ٹیم کے ساتھ ضیافت کا خوب حق ادا کیا۔ نماز مغرب قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ نے پڑھائی انہوں نے اپنی سوز آواز میں تلاوت قرآن سے حرم کی کمی یاد تازہ کر دی۔ بعد ازاں دوسری نشست کا آغاز تلاوت و فطم سے کیا گیا۔ درس بخاری کے لیے مفتی جماعت شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد حفظہ اللہ کو دعوت دی گئی انہوں نے کتابت بخاری صحت بخاری فقاہت بخاری ائمہ فقہاء کے نظریات پر صحیح بخاری کی روشنی میں خوب بحث کی۔ کتاب الوحی و کتاب التوحید میں مناسبت صفات باری تعالیٰ کے متعلق باطل فرق کا خوب رد کیا۔ اقوال و اعمال کا وزن تسبیح و تہلیل و تکبیر کے فضائل کو خصوصاً صحیح سے ثابت کیا پھر مدرسہ کے مہتمم پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن محسن کو تعارف کے لیے دعوت دی گئی انہوں نے چند منٹوں میں 1949ء سے تاحال مدرسہ کی تعلیمی تربیتی دعوتی وتصنیفی خدمات کو خوبصورت انداز میں پیش کیا اور فارغ التحصیل 15 طلبہ میں صحیح بخاری کا ایک ایک سیٹ ترجمہ مولانا داؤد راز بدست حافظ عبدالستار حماد تقسیم کیا گیا اور ساتھ ساتھ مقامی احباب، معاونین، منتظمین و اساتذہ و طلبہ کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں قاری صہیب صاحب کو دعوت دی گئی

## قرآن و سنت کانفرنس

✽ 27 اپریل بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد قدس اہل حدیث محلہ نیو پلاٹ گوجرہ میں قرآن و سنت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا عبدالمنان راسخ، مولانا عبدالقادر عثمان، مولانا سید عبداللہ ساجد و دیگر نے خطاب کیا۔ نیز مورخہ 29 اپریل بروز جمعہ المبارک جامع مسجد قدس اہل حدیث میں اہل حدیث یوتھ فورس گوجرہ کے زیر اہتمام محفل حمد و نعت زیر قیادت صدر AYF ملک محمد ارشد منعقد ہوئی جس میں مولانا انعام اللہ عثمانی، مولانا جاوید اقبال قصوری، مولانا عبدالقادر عثمان، مولانا عمران شاکر، محمد احسن ہلالی، قاری محمد صہیب یونس، قاری محمد منشا محمدی، محمد بلال معاذ و دیگر نے خطاب کیا۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

## ایبٹ آباد میں سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

✽ مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل ایبٹ آباد کے زیر اہتمام سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس 23 اپریل 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد الفرقان اہل حدیث بانڑہ بھگوانی ایبٹ آباد میں منعقد ہوئی۔ قاری عبدالقادر شاہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد قاری سہیل اقبال اور حافظ سعید الرحمن خطیب ہری پور نے خطاب کیا، کانفرنس کی صدارت آصف سعید صدر یوتھ فورس و مشتاق سلفی نگران نے کی۔

منجانب: الشیخ طاہر گل جزل سیکرٹری تحصیل ایبٹ آباد

## انا للہ وانا الیہ راجعون!

✽ پچھلے دنوں عبدالرشید منڈی کاموکی نزد مسجد عثمانیہ اہل حدیث انتقال کر گئے، اللہ تعالیٰ ان کی بخشش و مغفرت فرمائے، نماز جنازہ سید محمد جعفر شاہ صاحب آف تنگہ عالی نے پڑھائی۔ مرحوم راقم الحروف کے بہنوئی تھے۔

قاری عبدالستار قاسم: 0343-7398033

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے سابق ناظم مالیات ماسٹر شہداء اللہ اعوان انتقال کر گئے جنہیں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد کبوتران والا قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران ڈاکٹر محمد حسن، مولانا عبدالقادر عثمان، ملک محمد اسلم آزاد، حافظ محمد اسلم جٹ، میاں محمد افضل، ملک محمد ارشد، محمد سرفراز حسن و دیگر نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

## چوہدری محمد یونس ناظم راولپنڈی انتقال کر گئے! انا للہ وانا الیہ راجعون!

✽ 6 مئی بروز جمعہ المبارک مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی کے ناظم چوہدری محمد یونس وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ علامہ عبدالعزیز حنیف نے پڑھائی۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم تعزیت کے لیے مرکز اہل حدیث تشریف لائے اور چوہدری محمد یونس مرحوم کے صاحبزادے چوہدری عاطف، چوہدری کاشف، چوہدری محمد مدنی، ان کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد یوسف سے اظہار تعزیت کیا۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ چوہدری محمد یونس جماعت کے مخلص رہنما اور مسلکی تڑپ رکھنے والے انسان تھے۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالکریم نے کہا کہ مرحوم جماعت کے لیے مخلص اور خرچ کرنے والے انسان تھے۔ مرکز اہل حدیث کی کوششوں سے 120 کے قریب مساجد کی تعمیر چوہدری محمد یونس کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ مرکز اہل حدیث، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی زیر نگرانی، امیر ضلع سید عتیق الرحمن شاہ کی قیادت میں مرحوم کی خواہشات کے مطابق جماعتی کام، غرباء و مساکین کی امداد، مساجد کی تعمیر اور فلاحی کام جاری رہیں گے۔ اس موقع پر مولانا عبدالعزیز حنیف، سید عتیق الرحمن شاہ، سردار بشیر، مولانا طاہر نعیم، چوہدری محمد امین، چوہدری ظفر، مہر محمد سلیم اللہ، اختر عبداللہ، محمد عمران الحق سلفی، چوہدری یوسف، قاری عبدالوکیل، مولانا حافظ صدیق و دیگر احباب موجود تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

منجانب: محمد عمران الحق سلفی، ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی

## التماس دُعا

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم مالیات حضرت مولانا مبشر احمد مدنی صاحب دل کے آپریشن کے بعد بھمد اللہ ربوہ صحت ہیں۔ قارئین کرام ان کی صحت کا ملد و عاجلہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں تاکہ موصوف صحت یاب ہو کر جماعت و مسلک کی حسب سابق خدمات سرانجام دے سکیں۔

منجانب: (مولانا) محمد نعیم بٹ، سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

## صاحبزادہ حافظ بابر فاروق رحیمی حفظہ اللہ کو صدمہ!

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سیکرٹریٹ کے ناظم صاحبزادہ حافظ بابر فاروق رحیمی کے جو ان سال بھتیجے حافظ عمر فاروق 10 مئی بروز منگل طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ قبرستان کھڑیا نوالہ میں مولانا فاروق الرحمن یزدانی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔ مرحوم انتہائی نیک اور صوم و صلوة کے پابند تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری خطاؤں کو معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین! احباب مکتب حافظ بابر فاروق رحیمی و دیگر اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب اور دیگر کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (منجانب: محمد عمران مجاہد و احباب مکتب مرکز 106 راوی روڈ لاہور)

اداروں کے طلبہ، خطباء، مدرسین اور نمازی حضرات شریک ہوئے۔ خصوصاً مولانا عبدالعلیم قاسم، مولانا قاری احمد نواز، قاری عبدالغفور قاری رفیق رحمانی و دیگر نے بھرپور شرکت کی اور مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور مفتی صاحب کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ اجلاس قاری ایوب بھل صاحب کی دعا پر ختم ہوا۔

منجانب: قاری عبدالغفور حقانی امام و مدرس جامع مسجد عثمان زینب اہل حدیث سیالکوٹ

## اظہار تعزیت

✽ 30 اپریل 2016ء کو تعزیتی اجلاس میں جامع مسجد عثمان زینب اہل حدیث طارق پورہ سیالکوٹ میں زیر صدارت قاری محمد ایوب بھل ہوا جس میں مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر پسروری ناظم ضلع سیالکوٹ کے والد گرامی کی وفات حسرت آیات پر حزن و ملال کا اظہار کیا گیا۔ سیالکوٹ کے دونوں



## اطلاع عام

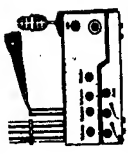
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب کے فیصلہ کے مطابق چوہدری محمد یونس مرحوم ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث و امیر مرکز اہل حدیث سرکلر روڈ راولپنڈی کی وفات کے بعد امیر و اراکین مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی، مرکز اہل حدیث کے تمام معاملات کو مولانا طاہر کلیم کے ساتھ مل کر حل کریں گے بصورت دیگر ہر طرح کے مسائل کے لیے امیر ضلع سید عتیق الرحمن شاہ کشمیری سے اس نمبر پر فوری رابطہ کر سکتے ہیں: 0300-5179775۔ برائے دفتر مرکز اہل حدیث: 051-5550742

منجانب: محمد عمران الحق سلفی، ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی

### الفتح ایمپلی فائر وڈ سپیکر

یہ ایمپلی فائر بہترین ورائی دستیاب ہے  
ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایف ایف امپلیفائر کے پاس آ کر فیس لائیں۔

نیا میں چونک نزدیکی کا گھر جو انوالہ  
Mob: 0321-7432246  
Mob: 0334-7967107  
Ph: 055-4230167



Al-Fatah  
Loud Speaker Amplifier

پیدا نیئر محمد عثمان

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

### ایف ایف امپلی فائر وڈ سپیکر

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔  
یونٹ، مائیک، ہارن سینڈ اور مختلف سپیکر پائرس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیامیں نزدیکی مارکیٹ گوجرانوالہ

پیدا نیئر ایم اکرامل مغل (راہر مینیک)

0333-8294645  
055-4237974  
0312-7343693

### تقریری مقابلہ

ASF لاہور کے زیر اہتمام تقریری مقابلہ بعنوان سیرت النبی ﷺ 29 مئی کو ہوگا۔ حصہ لینے والے حضرات 25 مئی تک اپنا نام و پتہ لکھوا سکتے ہیں۔  
0336-4498130 - 0307-6410738  
0311-8051199

### درس قرآن مجید

مرکزی جمعیت اہل حدیث سی کوٹ رادھا کشن کے زیر اہتمام جامع مسجد سلمان اہل حدیث محلہ جج والہ میں حافظ محمد زکریا عاصم نے درس قرآن دیا اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین! منجانب: حافظ احمد اللہ سلیم

### ضرورت رشتہ

25 سالہ لڑکا دہلی میں اچھی تنخواہ پر برسر روزگار کے لیے اہل حدیث مغل برادری سے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی کا خوبصورت اور نیک سیرت ہونا ضروری ہے۔ تعلیم ایف اے سے کم نہ ہو اور عمر 23 سال سے زیادہ نہ ہو۔ گوجرانوالہ اور حافظ آباد میں رہنے والے رجوع کریں۔  
رابطہ: حافظ امین اللہ محمد حافظ آباد 0344-6587637



بسم الله الرحمن الرحيم

# جدول امتحانات الدور الاول لعام 1437 هـ

## وفاق المدارس السلفية باكستان

تاریخ	یوم	وقت	شهادة العالمية (السنة الاولى)	شهادة العالمية	الشهادة العالية	الثانوية الخاصة	الثانوية العامة
16/05/2016 م	الاثنين	سوموار	9:00 صباحا	التفسير وأصوله	التفسير وأصوله	ترجمة القرآن الكريم	ترجمة القرآن الكريم
17/05/2016 م	الثلاثا	منگل	9:00 صباحا	الحديث و مصطلحه	الحديث و مصطلحه	الحديث و مصطلحه	الحديث و مصطلحه
18/05/2016 م	الأربعاء	بدھ	9:00 صباحا	الفقه و أصوله	الفقه و أصوله	الفقه و أصوله	العقائد
19/05/2016 م	الخميس	جمعرات	9:00 صباحا	الإششاء و الادب	الإششاء و الادب	النحو	السيرة النبوية
21/05/2016 م	المسبت	هفته	9:00 صباحا	الاقتصاد الاسلامی	الاقتصاد/الامیان/السياسة	البلاغتوالادب والانشاء (للطلبة)البلاغة(للطلقات)	النحو و الصرف
23/05/2016 م	الاثنين	سوموار	9:00 صباحا	السياسة الشرعية	الاقتصاد/الامیان/السياسة / تاريخ فطرم	الفرائض	اللغة العربية
24/05/2016 م	الثلاثا	منگل	9:00 صباحا	X	العقائد	التاريخ الإسلامی	مطالعة باكستان/سائنس/ریاضی/کمپیوٹر
25/05/2016 م	الأربعاء	بدھ	9:00 صباحا	X	التشريع الإسلامی	السياسة/الاقتصاد/طرق التدريس/مطالعة باكستان	مطالعة باكستان/الاقتصاد/التربية المدنية/کمپیوٹر
26/05/2016 م	الخميس	جمعرات	9:00 صباحا	X	X	السياسة/الاقتصاد/طرق التدريس/الانجليزية/مطالعة باكستان	مطالعة باكستان/الاقتصاد/الانجليزية/التربية المدنية/کمپیوٹر
							حفظ ( شفوی )

**نوٹ :** ہر امیدوار کو صرف ایک جوابی کاپی ملے گی ، زائد شیٹ نہیں دی جائے گی ، تمام جوابات اس انداز سے تحریر کریں کہ ایک جوابی کاپی پر پورے آجائیں ۔

عصری و اختیاری مضامین کا امتحان دو دن ہوگا پہلے دن تاریخ العلوم اور انگلش کے علاوہ باقی مضامین کے سوالات ہوں گے اور دوسرے دن تمام مضامین کے سوالات دیئے جائیں گے

جن امیدواران نے تاریخ العلوم یا انگلش کا امتحان دینا ہو وہ دوسرے دن تاریخ العلوم یا انگلش کا اور پہلے دن دوسرے مضمون کا امتحان دیں ، اگر صرف ایک مضمون کا امتحان دینا ہو تو دوسرے دن امتحان دیں۔

ثانویہ عامہ کا حفظ کا امتحان زبانی ہوگا اگر کوئی امیدوار وقت مقررہ سے قبل امتحان دینا چاہے تو نگران اعلیٰ سے اجازت لے کر امتحان دے سکتا ہے ۔

پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

ناکام امیدواران صرف ان مضامین کا امتحان دے سکتے ہیں جن میں ناکام ہیں ، جن مضامین میں وہ کامیاب ہیں ان کا امتحان نہیں دے سکتے ہیں ۔

مدیر امتحانات وفاق المدارس السلفية باكستان

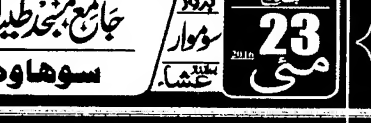
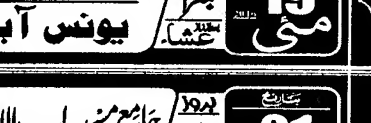
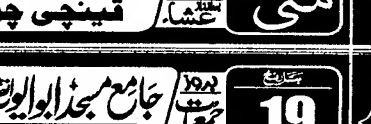
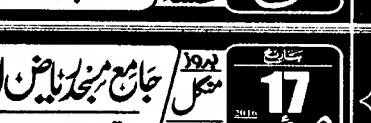
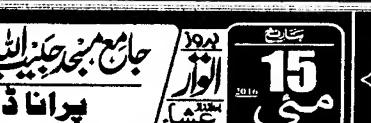
مکتب وفاق المدارس السلفية باكستان فیصل آباد

فون نمبر 0321-9451606

041-8780274 موبائل 0300-9653243 243

فون نمبر

مرکزی جمعیت اہل سنت و اہل تشیع یوتھ فورس تحصیل ڈسک زیر انتظام



کتاب سیغی اجتماعات  
خرم نبوت  
بسیار

جانب مہجہ کلہار محمزی اہل سنت  
پل نھر ڈسک

جانب مہجہ کلہار محمزی اہل سنت  
مندر انوالہ

جانب مہجہ کلہار محمزی اہل سنت  
شاہین آباد ڈسک

جانب مہجہ کلہار محمزی اہل سنت  
نھر ڈسک

جانب مہجہ کلہار محمزی اہل سنت  
پرا نا ڈسک

جانب مہجہ کلہار محمزی اہل سنت  
لا ری اذا ڈسک

جانب مہجہ کلہار محمزی اہل سنت  
سبزی منڈی ڈسک

جانب مہجہ کلہار محمزی اہل سنت  
نزد فیملی ہسپتال ڈسک

جانب مہجہ کلہار محمزی اہل سنت  
نزد فیملی ہسپتال ڈسک

جانب مہجہ کلہار محمزی اہل سنت  
نزد فیملی ہسپتال ڈسک

ضلعی ختم نبوت کانفرنس 28 مئی بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء ان شاء اللہ مرکزی عید گاہ شہاب پور سیالکوٹ

مرکزی جمعیت اہل سنت و اہل تشیع یوتھ فورس تحصیل ڈسک

0300-6109870  
0321-7865864  
0302-6489553  
0323-7490174



بھونے اصل  
صلہ تصویریں

جامعہ محمد بن اسماعیل البخاری النبیؐ الحدیث

27  
2016  
مئی

حضرت مولانا عبدالعظیم  
خان صاحب  
مجلس مساجد  
لاہور

محرم قریب تکمیل  
کائنات  
کائنات  
عظیم

شیخ الحدیث  
شیخ الحدیث  
شیخ الحدیث

جمعة المباركة  
مغرب  
نماز

تشریف  
مولانا شفیع  
محمد زکریا  
ان شاء اللہ

27  
افتتاحی

علاء محمد حسین  
منافطہ اسلام  
شہزادہ  
احمدیہ  
حضرت مولانا

شاہ اللہ سی  
حافظ حفظہ اللہ

محمد حماد  
دارہ

عبدالشکور  
حضرت مولانا  
فائق سی  
حفظہ اللہ

دورہ مساجد

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28



# Weekly AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No

116

قراء حفاظ کرام کی فراغت پر

## مرکز التوحید

فام نمبر 1956 (جبرو)

ادارہ ہوٹ پورہ ٹھہ، دیرہ غازی خان پاکستان

2016  
ہفتہ  
ظہر ثالث

28

# ترانہ تجاری

42 ویں سالانہ محفل

تبلیغی و اصلاحی

شفیع اللہ

اشعار ان

آپ کے اعزاز یا فتنہ بچے کسی سے کم نہیں!

بین الاقوامی کونسل اور خطابت و تدریس اور لیسرچ کے میدان میں اعزاز کے بعد حفظ الحدیث بین المدارس آل حدیث کے مقابلہ میں دس سالہ طالب فیس جے کے الیون پوزیشن کیا گیا۔ بیت لیا، مرکز التوحید کے جنسی، تجزیہ و تفسیر کا اساتذہ لائسنس کو فارغ التحصیل بن کر گئے ہیں۔

بوقت صبح 9 بجے تا نماز ظہران شاء اللہ

مرکز التوحید میں دورہ تفسیر القرآن الکریم

20 شعبان تا 20 رمضان

جس میں نامور محدثین و علمائے کرام تفسیر القرآن الکریم پڑھائیں گے

حفاظ کرام کے نام:

حفظ محمد ابراہیم

حفظ محمد رفیع

حفظ محمد رفیع

حفظ محمد رفیع

حفظ محمد رفیع

حفظ محمد رفیع

حفظ محمد رفیع

حفظ محمد رفیع

حفظ محمد رفیع

حفظ محمد رفیع

حفظ محمد رفیع

Facebook: مرکز التوحید دیرہ غازی خان

qariabdulrahimkalim

فاری عبد الرحیم کلیم

Youtube: Qari Abdul Rahim Kalim

0300-6787139

مرکز التوحید

قاری عبد الرحیم کلیم